مفت سلسلہ اشاعت
نمبر 93

نورِ ہدایت

حضرت علامہ مولانا غلام رسول صاحب (انڈیا)
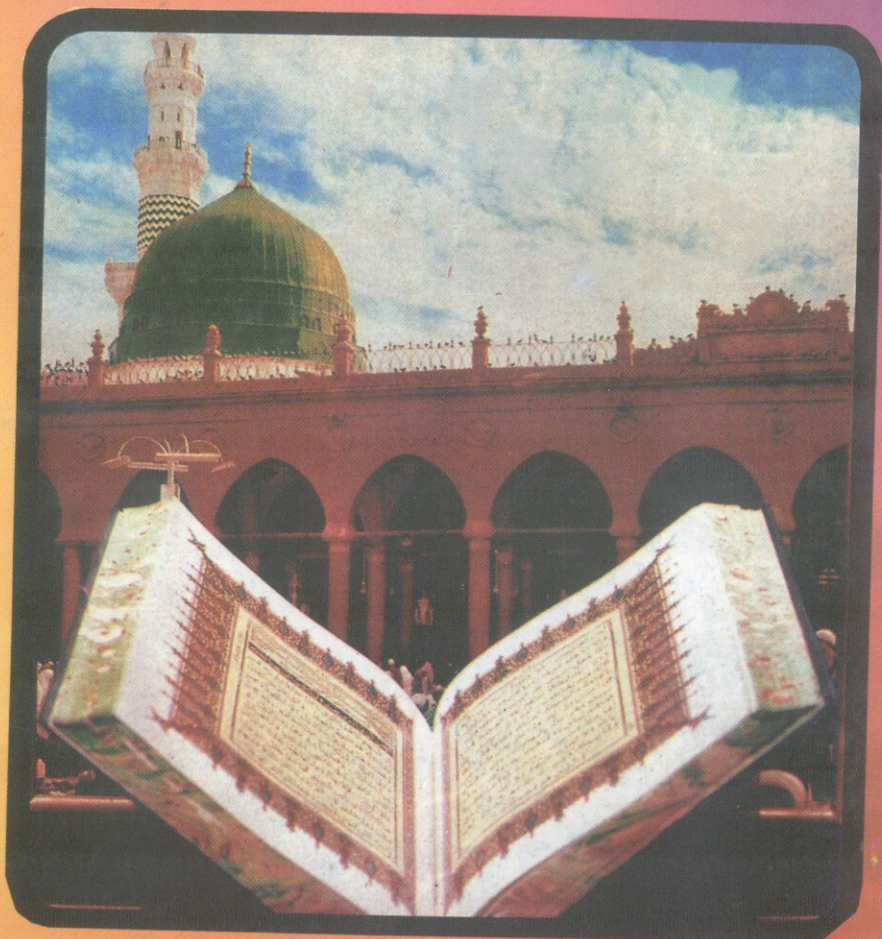
جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نام کتاب : نور ہدایت

مصنف : حضرت علامہ مولانا غلام رسول صاحب (انڈیا)

ضخامت : ۱۴۱ صفحات

تعداد : ۲۰۰۰

مفت سلسلہ اشاعت : ۹۳

☆☆ ناشر ☆☆

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی۔ 74000 فون: 2439799

زیرنظر کتاب " نور ہدایت " جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کے سلسلہ مفت اشاعت کی 93 ویں کڑی ہے۔ جسے تحریر کرنے والے حضرت علامہ مولانا غلام رسول صاحب ہیں۔ موصوف کا تعلق ہندوستان سے ہے اور ان کا شمار اہلسنّت و جماعت کے نامور علماء میں ہوتا ہے۔ زیرنظر کتاب میں فاضل مصنف نے متعدد قرآنی آیات واحادیث سے گستاخ رسول سے بے زاری واجتناب کو ثابت کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ فاضل مصنف کے علم میں عمر میں اور عمل میں خیر و برکت عطا فرمائے اور انہیں مسلک اہلسنّت و جماعت کی خوب خوب خدمت کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان اس کتاب کو اپنے سلسلہ مفت اشاعت کے تحت شائع کرنے کا شرف حاصل کر رہی ہے امید ہے کہ زیرنظر کتاب قارئین کرام کے علمی ذوق پر پورا اُترے گی۔

فقط............ادارہ

عرض اوّلیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

"—— محبوبانِ خدا (جلّ وعلا وصلّی اللہ تعالیٰ وسلّم علیٰ سیّدہم وعلیہم) کی تعظیم کی وجہ یہ ہے کہ انہیں اللہ عزّوجل سے علاقۂ قرب ہے۔ اس علاقہ کے سبب ان کی تعظیم اللہ عزّوجل ہی کی تعظیم ہے اور ان کی عزت اسی کی عزت ہے۔ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

اِنَّ مِنْ اِجْلَالِ اللّٰہِ اِکْرَامَ ذِی الشَّیْبَۃِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْاٰنِ غَیْرِ الْغَالِیْ فِیْہِ وَالْجَافِیْ عَنْہُ وَاِکْرَامَ ذِی السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ	بیشک اللہ کی تعظیم سے ہے بوڑھے مسلمان کی عزت کرنی اور حافظ قرآن کی کہ نہ اس میں حد سے بڑھے نہ اس سے دوری کرے اور حاکم عادل کی۔

(رواہ ابوداؤد بسند حسن عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

مولیٰ عزّوجل فرماتا ہے

فَاِنَّ الْعِزَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا ط (پ۵ ع۱۴)	عزت ساری اللہ ہی کے لیے ہے۔

اور خود فرماتا ہے

وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰکِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ہ (پ۲۸ ع۱۴)	عزت اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لیے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔

رسول اور مسلمانوں کی عزت اگر عزتِ الٰہی سے جدا ہوتی تو عزت کے حصے ہو جاتے۔ ایک حصہ اللہ کے لیے، ایک رسول کا، ایک مومنین کا۔ حالانکہ رب عزّوجل فرما چکا کہ عزت ساری اللہ ہی کے لیے ہے تو قطعاً ان کی عزت اللہ ہی کی عزت سے ہے اور ان کی تعظیم اللہ

ہی کی تعظیم ۔

اللہ اور اس کے رسولوں میں تفرقہ کرنے والوں کو قرآن عظیم کافر فرماتا ہے ایک قوم کا حال ارشاد فرمایا

یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰہِ وَرُسُلِہٖ [1]	اللہ اور اس کے رسولوں میں جدائی ڈالنی چاہتے ہیں۔

پھر فرمایا

اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکٰفِرُوْنَ حَقًّا (پ۶ ع۱)	یہی پکے کافر ہیں ۔

رسولوں کی عزت، رسولوں کی عظمت اللہ عزوجل کی عزت وعظمت سے جدا ماننی۔ اللہ اور اس کے رسولوں میں جدائی ڈالنی ہے

خاصانِ خدا خدا نباشند ٭ لیکن زخدا جدا نباشند

ولہذا ان کی تعظیم مدار ایمان ہوئی۔ اور ان کی ادنیٰ توہین کفر ـــــ ارسال رسول کا ایک مقصد اعلیٰ تعظیم وتوقیر رسول ہے۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ۝ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَ تُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ ط (پ۲۶ ع۹)	اے نبی ہم نے تمھیں بھیجا حاضر وناظر اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا تاکہ اے لوگو تم اللہ ورسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو ـــــ [2]

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر سے قرآن کریم کی متعدد آیات گونج رہی ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ کَدُعَآءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا [3]	رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔

اور فرماتا ہے

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ [4]	اے ایمان والو اللہ ورسول سے آگے نہ بڑھو۔

---

[1] پ۶ ع۱ النساء ۔ [2] فتاوٰی رضویہ جلد ششم ص۳۱۰ و ص۳۱۱ ۔ [3] پ۱۸ ع۱۵ ۔ [4] پ۲۶ ع۱۳ ۔

اور فرماتا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ [1]

اے ایمان والو اپنی آوازیں نبی کی آواز سے اونچی نہ کرو اور ان کی بارگاہ میں چلا کر نہ بولو جیسے آپس میں بولتے ہو کہیں تمہارے اعمال برباد نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہِ عظمت میں زانوئے ادب تہہ کرنے والے جنھوں نے مشکوٰۃ نبوت سے براہِ راست نورِ ہدایت حاصل کیا اور قرآن کریم کے معانی و مطالب کو درسگاہ نبوت میں سیکھا وہ صحابہ کا مقدس گروہ ہے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) ان سے بڑھ کر اسلامی تعلیمات اور قرآنی احکامات کا جاننے والا کون ہوگا۔ انھوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کیسی عظیم الشان جانی یہ ان حضرات کے کردار و گفتار سے ظاہر ہے چنانچہ صحیح بخاری شریف میں سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بنی عمرو بن عوف کے درمیان کچھ مناقشہ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چند اصحاب کے ساتھ ان میں صلح کرانے کے لیے تشریف لے گیے تھے۔ نماز کا وقت آگیا اور حضور تشریف نہیں لائے حضرت بلال نے اذان کہی اور اب بھی تشریف نہیں لائے حضرت بلال نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آکر یہ کہا حضور وہاں رُک گیے اور نماز تیار ہے کیا آپ امامت کریں گے۔؟ فرمایا اگر تم کہو تو پڑھا دوں گا۔ حضرت بلال نے اقامت کہی اور حضرت ابوبکر آگے گیے کچھ دیر بعد حضور تشریف لائے اور صفوں سے گزر کر صفِ اوّل میں تشریف لے جاکر قیام فرمایا۔ لوگوں نے ہاتھ پر ہاتھ مارنا شروع کیا کہ حضرت ابوبکر اِدھر متوجّہ ہوں۔ مگر جب وہ نماز میں کھڑے ہوتے تو کسی طرف متوجّہ نہ ہوتے مگر جب لوگوں نے بکثرت ہاتھ پر ہاتھ مارنا شروع کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ادھر توجّہ کی۔ دیکھا کہ حضور ان کے پیچھے تشریف فرما ہیں۔ حضور کے لیے آگے تشریف لے جانے کا اشارہ کیا۔ حضور نے

[1] پ۲۶ ع ۱۳

فرمایا کہ تم نماز جیسے پڑھا رہے ہو پڑھاؤ ـــــ حضرت ابوبکر نے ہاتھ اٹھا کر اللہ کی حمد کی اور اُلٹے پاؤں چل کر صف میں شامل ہو گیے ـــــ حضور آگے بڑھے اور نماز پڑھائی ـ نماز سے فارغ ہو کر لوگوں سے فرمایا اے لوگو! نماز میں کوئی بات پیش آجائے تو تم نے ہاتھ پر ہاتھ مارنا شروع کر دیا یہ کام عورتوں کے لیے ہے اگر کوئی چیز نماز میں کسی کو پیش آجائے تو سُبحٰنَ اللہ، سُبحٰنَ اللہ کہے امام جب اس کو سُنے گا متوجہ ہو جائے گا اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے ابوبکر! جب میں نے اشارہ کر دیا تھا پھر تمہیں نماز پڑھانے سے کون سا امر مانع آیا (کس چیز نے روک دیا) عرض کی ابو قحافہ کے بیٹے (ابوبکر) کو یہ سزاوار نہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے نماز پڑھے (امام بنے) ـــــ"[1]

یہاں حضرت ابوبکر نے اپنے عمل سے تو یہ تعظیم کی کہ عین نماز کی حالت میں حضور کی خاطر مُصلائے امامت خالی کر دیا اور خود پیچھے مقتدیوں میں شامل ہو گیے اور اپنے قول سے یہ تعظیم کی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت و بزرگی کا برملا اظہار کرتے ہوئے عرض کیا ابو قحافہ کے بیٹے کو یہ حق نہیں پہونچتا کہ وہ حضور کے آگے بڑھ کر نماز پڑھے ۔

اسی طرح بخاری شریف کتاب التفسیر میں حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک واقعہ مذکور ہے ـ حضرت ثابت بن قیس اونچا سنتے تھے اور اسی لیے بارگاہِ رسالت میں ان کی آواز اونچی ہو جاتی تھی چنانچہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝	یعنی اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کی آواز سے اونچی نہ کرو اور ان کے حضور چلّا کر نہ بولو جیسے آپس میں بولتے ہو کہیں تمہارے اعمال اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو ۔

تو حضرت ثابت بن قیس اپنے گھر میں نظر بند ہو گیے اور سر جھکا کر یوں بیٹھ گیے جیسے ان پر بلائے عظیم نازل ہو گئی ہو جب چند دن گزر گیے اور حضور نے انہیں حاضر

[1] بہار شریعت حصہ سیزدہم ص ۱۳۱، ۱۳۲ مقام اشاعت : رضوی کتب خانہ بازار صندل خاں بریلی

نہ پایا تو فرمایا ثابت بن قیس کا کیا حال ہے وہ آتے ہیں نہ دکھائی پڑتے ہیں۔ ایک صحابی نے عرض کیا یارسول اللہ! میں ان کی خبر لاتا ہوں۔ چنانچہ وہ صحابی حضرت ثابت بن قیس کے گھر پہونچے حال معلوم کیا اور واپس بارگاہِ رسالت میں آکر عرض گزار ہوئے یارسول اللہ! ثابت بن قیس کہتے ہیں میرا تو بہت بُرا حال ہے میرے سارے اعمال برباد ہو گیے میں جہنمی ہو گیا کیونکہ میری آواز بارگاہ رسالت میں اونچی ہو جاتی تھی۔ حضور نے فرمایا ان سے کہدو کہ تم جہنمی نہیں بلکہ تم تو جنتی ہو۔

اور اس آیت کریمہ کے نازل ہونے پر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قسم کھائی اور عرض کیا یارسول اللہ! آئندہ میں ایسے ہی بات کیا کروں گا جیسے سرگوشی میں کی جاتی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حالت یہ ہوئی کہ وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے سامنے انتہائی پست آواز میں بات کرنے لگے۔ حتیٰ کہ بعض اوقات حضور ان سے دوبارہ دریافت فرماتے۔ سچ ہے ؎

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

(وہ بارگاہ ہے آسمان کے نیچے لیکن عرش سے زیادہ نازک جہاں جنید و بایزید جیسے امام زمانہ حقیقت آشنا سانس روک کر حاضری دیتے ہیں کہ سانس کی آواز سے کہیں اس عالی بارگاہ کی بے ادبی نہ ہو جائے)

قرآن عظیم نے صحابہ کی اس تعظیم کو سراہا اور فرمایا

إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِندَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ۝

(پ ۲۶ ع ۱۳)

بیشک جو لوگ رسول اللہ کی بارگاہ میں اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے پرہیزگاری کے لیے پرکھ لیا ہے انکے لیے بخشش اور بڑا اجر ہے۔

یہ ابدی نعمت اور لافانی انعام نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی تعظیم کا صلہ ہے جو بارگاہ خداوندی سے صحابہ کو ملا اور اسی فیضان تعظیم کے سلسلے میں اہل بصیرت کا یہ قول بھی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق نے عین نماز کی حالت میں جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی تعظیم کی اس تعظیم نے انہیں اس مقام پر پہونچایا کہ وہ حضور کے بعد حضور کے جانشین بنے اور اس مرتبہ پر فائز ہوئے جہاں تک کسی امتی کی رسائی نہیں۔ مولیٰ تعالیٰ ہمیں دو جہان میں ان کی برکتیں نصیب فرمائے۔ آمین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحٰبِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ ٥

پیارے دینی بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

تمہارا یہ حقیر خیرخواہ عرض گزار ہے کہ اس رسالہ کو ایمان ومحبت کی نگاہوں سے پڑھو اور جو پڑھ نہ سکو تو ایمان ومحبت کے جذبہ سے کان لگاکر سنو۔ مولیٰ تعالیٰ آپ لوگوں کو اور آپ کے صدقہ میں مجھ گنہگار کو دین حق پر قائم رکھے اور اپنی اور اپنے حبیب کی محبت پر خاتمہ نصیب فرمائے آمین یَا اَرۡحَمَ الرّٰحِمِیۡنَ بِجَاہِ شَفِیۡعِ الۡمُذۡنِبِیۡنَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَسَلَّمَ وَبَارَکَ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ۔

قرآن اور نبی کی تعظیم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

" اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ شَاہِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیۡرًا ۙ لِّتُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ وَتُعَزِّرُوۡہُ وَتُوَقِّرُوۡہُ ؕ وَتُسَبِّحُوۡہُ بُکۡرَۃً وَّاَصِیۡلًا ٥ (پ ۲۶ ع ۹)

اے نبی بیشک ہم نے تمہیں بھیجا گواہ خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو اور صبح وشام اللہ کی پاکی بولو۔

مسلمانو! دیکھو دین اسلام بھیجنے، قرآن مجید اتارنے کا مقصود ہی اللہ تبارک

وتعالیٰ تین باتیں بتاتا ہے۔

اول یہ کہ لوگ اللہ ورسول پر ایمان لائیں۔

دوسرے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کریں۔

تیسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں رہیں۔

مسلمانو! ان تین عظیم باتوں کی پیاری ترتیب تو دیکھو۔ سب میں پہلے ایمان کو فرمایا اور سب کے آخر میں اپنی عبادت کو اور بیچ میں اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کو ــــــ اس لیے کہ ایمان کے بغیر تعظیم کام نہیں دیتی۔ بہت سے عیسائی ہیں جنھوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم میں کتابیں لکھیں اور کمینے کافروں نے جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر اعتراض کیے ان کے جواب دیے مگر جب ایمان نہیں لائے تو کچھ فائدہ نہ ہوا کیونکہ یہ ظاہری تعظیم ہوئی ان کے دلوں میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی تعظیم ہوتی تو ضرور ایمان لاتے پھر جب تک دل میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی تعظیم نہ ہو اور عمر بھر عبادتِ الٰہی میں گزارے سب بیکار ومردود ہے۔ بہتیرے راہب دنیا تیاگ کر اپنے طور پر عبادت و ریاضت میں عمر کاٹ دیتے ہیں بلکہ ان میں بہت وہ ہیں کہ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کا ذکر سیکھتے ہیں، ضربیں لگاتے ہیں مگر جب دل میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی تعظیم نہیں کیا فائدہ ــــــ؟ ہرگز بارگاہِ الٰہی میں قبول ہونے کے قابل نہیں ــــــ اللہ تبارک وتعالیٰ ایسوں ہی کو فرماتا ہے

وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ○ (پ ۱۹ ع ۱)

جو کچھ اعمال انھوں نے کیے ہم نے سب برباد کر دیے۔

ایسوں ہی کو فرماتا ہے

عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ○ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ○ (پ ۳۰ ع ۱۴)

عمل کریں، مشقتیں جھیلیں اور بدلہ کیا ہوگا یہ کہ بھڑکتی آگ میں بیٹھیں گے۔ (والعیاذ باللہ تعالیٰ)

مسلمانو ! کہو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ایمان کا مدار، نجات کا مدار اور اعمال کے قبول ہونے کا مدار ہوئی یا نہیں؟ کہو ہوئی اور ضرور ہوئی ۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِيْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ ﹰاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝

(پ ۱۰ ع ۹)

اے نبی ! تم فرمادو کہ اے لوگو ! تمہارے باپ تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیبیاں تمہارا کنبہ، تمہاری کمائی کے مال اور وہ سوداگری جس کے نقصان کا تمہیں اندیشہ ہے اور تمہاری پسند کے مکان ان میں کوئی چیز بھی اگر تم کو اللہ اور اللہ کے رسول اور اس کی راہ میں کوشش کرنے سے زیادہ پیاری ہے تو انتظار رکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا عذاب اتارے اور اللہ تعالیٰ بے حکموں کو راہ نہیں دیتا

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جسے دنیا جہان میں کوئی معزز کوئی عزیز، کوئی مال کوئی چیز اللہ و رسول سے زیادہ محبوب ہو وہ بارگاہِ الٰہی سے مردود ہے ۔ اللہ اسے اپنی طرف راہ نہ دے گا اسے عذاب الٰہی کے انتظار میں رہنا چاہیے ۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ ۔

تمہارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَ وَلَدِهٖ وَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۔

تم میں کوئی مسلمان نہ ہوگا جب تک میں اسے اس کے ماں باپ اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہوں ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

یہ حدیث صحیح بخاری وصحیح مسلم میں انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ۔ اس نے تو یہ بات صاف فرمادی کہ جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو عزیز رکھے ہرگز مسلمان نہیں ـــــ مسلمانو ! کہو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام جہان سے زیادہ محبوب رکھنا مدار ایمان و مدار نجات ہوا یا نہیں ؟ کہو ہوا اور ضرور ہوا ــــ" (ملخصاً تمہید ایمان صـ ۳۴)

اور جب قرآن عظیم کی آیات نے بتا دیا کہ دل میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی عظمت، سارے جہان سے بڑھ کر دل میں حضور کی محبت مدار ایمان ہے تو جو ان کی شان میں گستاخی کرے کیا وہ مسلمان ہو سکتا ہے ــــــ؟ ہرگز نہیں ــــ اپنے رب کا ارشاد سنو

توہین کے متعلق قرآن کا ارشاد

يَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ (پ ۱۰ ع ۱۶)

خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انھوں نے نہ کہا اور ضرور بیشک انھوں نے کفر کی بات کہی اور اسلام میں آکر کافر ہو گیے۔

اس آیت کریمہ کا شان نزول جو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان فرمایا اس طرح ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک پیڑ کے سایے میں تشریف فرما تھے اسی اثنا میں صحابہ سے فرمایا عنقریب ایک شخص آئے گا جو شیطان کی آنکھوں سے تمہیں دیکھے گا۔ وہ آئے تو اس سے بات نہ کرنا۔ تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ ایک کرنجی آنکھوں والا سامنے سے گزرا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بلا کر فرمایا تو اور تیرے ساتھی کس بات پر میری شان میں گستاخی کے لفظ بولتے ہیں وہ گیا اور اپنے ساتھیوں کو بلا لایا سب نے آکر قسمیں کھائیں کہ ہم نے کوئی کلمہ حضور کی شان میں گستاخی کا نہ کہا اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت اتاری یعنی خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انھوں نے توہین نہ کی حالانکہ ضرور بیشک انہوں نے توہین کا کفریہ کلمہ کہا اور دعویٰ اسلام کے بعد (محبوب) تمھاری شان میں توہین کرکے کافر ہو گیے۔

اور قرآن کریم ارشاد فرماتا ہے

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ؕ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوْا

اگر ان سے پوچھو تو یہی کہیں گے کہ ہم تو یوں ہی ہنسی کھیل میں تھے۔ محبوب فرما دو کیا اللہ سے اس کی آیتوں سے اور اس کے رسول سے

قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ط (پ ۱۰ ع ۱۴) | ٹھٹھا کرتے تھے۔ بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ایمان لانے کے بعد۔

حضرت عبداللہ بن عباس کے شاگرد خاص امام مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس آیت کریمہ کے شانِ نزول میں راوی ہیں کہ ایک شخص کی اونٹنی گم ہوگئی اس کی تلاش تھی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اونٹنی فلاں جنگل میں فلاں مقام پر ہے۔ جب یہ غیبی خبر ایک منافق نے سنی تو کہنے لگا

يُحَدِّثُنَا مُحَمَّدٌ اَنَّ نَاقَةَ فُلَانٍ بِوَادِ كَذَا وَكَذَا وَمَا يُدْرِيْهِ بِالْغَيْبِ یعنی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتاتے ہیں اونٹنی فلاں جنگل میں فلاں مقام پر ہے وہ غیب کیا جانیں؟ انہیں غیب کی کیا خبر؟ معاذاللہ۔ اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت اتاری کہ کیا اللہ و رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو۔ بہانے نہ بناؤ تم مسلمان کہلانے کے بعد گستاخی کے یہ کلمات بول کر کافر ہو گیے۔

دیکھو توہین کرنے والے کے بارے میں قرآن نے صاف ارشاد فرمایا کہ وہ کافر ہو گیا اور اتنی وضاحت کے ساتھ انھیں کافر قرار دیا کہ ان کی قسم ذکر فرمائی (کہ بخدا ہم نے توہین نہ کی) ان کا حیلہ ذکر فرمایا (کہ ہم نے یوں ہی ہنسی میں کہہ دیا تھا) پھر ان کی قسم اور حیلہ کو مردود کر دیا اور فرمایا ضرور یقیناً تم نے گستاخی کی ہے بہانے مت بناؤ تم کافر ہو چکے ہو۔

پھر یہ بھی دیکھو کہ قرآن ان کے ایمان و اسلام ظاہری کو بیان کر رہا ہے اسلام میں آنے کے بعد' ایمان لانے کے بعد کافر ہو گیے ـــــ ضرور وہ کلمہ پڑھتے تھے، دعویٰ اسلام کرتے تھے، نماز پڑھتے تھے، قرآن و حدیث کی تعلیم خود صاحب قرآن سے حاصل کرتے تھے اگر توہین کا یہ ایک جملہ ان کے منھ سے نہ نکلتا تو دنیا انہیں صحابی کہتی۔ ایسے نمازی مدعیٔ اسلام اور قرآن و حدیث کے جانکار سے جب توہین سرزد ہوئی تو قرآن نے صاف فرمان جاری کیا کہ وہ توہین کا ایک کلمہ بول کر کافر ہو گیے مسلمان نہیں رہے۔

دیکھو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں توہین کیسا عظیم وبال اور دنیا و آخرت کا

کتنا بھاری نقصان ہے کہ توہین کرنے والے کا کلمہ پڑھنا خود کو مسلمان کہنا کچھ مفید نہ رہا اس کی قسم اور اس کا عذر بارگاہِ الٰہی سے مردود قرار پایا ـــــ کلمہ پڑھنے اور دعویٰ مسلمانی کرنے کے باوجود قرآن نے اسے کافر قرار دیا حالانکہ توہین کا یہ واقعہ دورِ رسالت میں رُونما ہوا تھا تو جب اس زمانے میں نمازی، روزہ دار، قرآن وحدیث کا جانکار توہین کرنے کے سبب کافر قرار پایا تو آج کے زمانے کا کوئی نمازی، روزہ دار، قرآن وحدیث کا جانکار اگر توہین کرے تو کیسے کافر نہ ہوگا۔ جب دورِ رسالت کا علم وتقویٰ گستاخ کو کافر ہونے سے نہ بچا سکا تو آج کا علم وتقویٰ کسی گستاخ کو بھلا کیسے مسلمان بنائے رکھے گا ـــــ؟

دورِ حاضر کا المیہ

آج یہ مشہور کیا جاتا ہے کہ اہلسنّت اور وہابیہ، دیوبندیہ کے درمیان جو اختلاف ہے وہ چند فروعی مسائل کا اختلاف ہے مثلاً فاتحہ، عرس، چہلم، مجلس میلاد وغیرہ حالانکہ ایسا نہیں۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ یہ چیزیں ہمارے بزرگانِ دین سے جاری اور اہلسنّت کے معمولات میں سے ہیں اور ان سے انکار آج وہابیہ دیوبندیہ کا شعار اور ان کی علامت بن چکا ہے لیکن کیا آج صرف ان باتوں سے انکار کا وہابیہ دیوبندیہ اور اہلسنّت کے درمیان اختلاف ہے ـــ؟ ایسا ہرگز نہیں بلکہ اصل اختلاف وہ بولیاں ہیں جو وہابی دیوبندی پیشواؤں نے اپنی کتابوں میں لکھیں چھاپیں پھیلائیں ـــــ جنمیں اللہ ورسول کی عزّت وعظمت کے خلاف کھُلی گستاخیاں ہیں جنھوں نے مسلمانوں کے دلوں پر تیر ونشتر سے زیادہ کام کیا کوئی بھی صاحبِ ایمان کسی بھی حالت میں کسی بھی طرح نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین برداشت نہیں کرسکتا اور جس کسی کے بارے میں معلوم ہوجائے کہ اس نے حضور کی شان میں گستاخی کی ہے مومن نہ اس کی بات سُننا گوارا کرے گا نہ اس سے لگاؤ رکھنا پسند کرے گا بلکہ مومن کو اس کی صورت سے نفرت ہوگی یہی وجہ ہے کہ مخالفین ان گستاخیوں پر پردہ ڈالے رکھنا چاہتے ہیں اور چھپی کتابوں کو چُھپا کر سادہ لوح مسلمانوں کو یہی تاثر دیتے ہیں کہ ہمارا ان کا اختلاف چند فروعی مسئلوں کا اختلاف ہے مگر ع نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

ان بولیوں میں سے ایک بولی دیوبندیوں کے ایک پیشوا مولوی قاسم صاحب نانوتوی کی ہے جو دارالعلوم دیوبند کے بانی ہیں۔ انھوں نے اپنی بولی میں عقیدۂ ختم نبوت کا صاف صریح انکار کیا چنانچہ اپنی کتاب "تحذیر الناس" میں لکھا

> عوام کے خیال میں تو رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا خاتم ہونا بایں معنیٰ ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ صـ ۳

اور صـ ۲۸ پر لکھا

> اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی بھی کوئی نبی آجائے پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں پڑے گا۔ (معاذ اللہ)

مسلمانو! دور رسالت سے لے کر آج تک امت مسلمہ کا دینی ضروری عقیدہ یہ ہے کہ حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخری نبی ہیں حضور کے بعد کسی کو نبوت ملنی ناممکن ہے اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ	لیکن محمد اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین۔

(پ ۲۲ ع ۲)

دیکھو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کی شان میں خاتم النبیین فرمایا ـــــ صحابہ، تابعین ائمہ مجتہدین اور تمام بزرگان دین کا اتفاق اور اجماع ہے کہ خاتم النبیین کے معنیٰ ہیں "آخری نبی، سب میں پچھلے نبی" اور خود حضور اقدس صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ارشاد فرماتے ہیں

اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ [1] | میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

مولوی قاسم صاحب نے خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ کے اس معنیٰ کا انکار کر دیا جو حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور جسے صحابہ سے لے کر آج تک کے بزرگانِ دین نے سمجھا تو یہ حضور کو خاتم النبیّین ماننے ہی سے انکار کرنا ہوا جیسے قرآن عظیم نے فرمایا وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ اور نماز قائم کرو۔ تو قرآن میں صلوٰۃ کا لفظ آیا ہے اب کوئی کہے کہ میں صلوٰۃ کو تو مانتا ہوں لیکن صلوٰۃ کے وہ معنیٰ نہیں جو تمام لوگ سمجھتے ہیں یعنی قیام، قرأت، رکوع، سجود وغیرہ بلکہ صلوٰۃ کے معنیٰ ہیں "دعا" چاہے جس طرح سے مانگی جائے ——— ظاہر ہے ایسا کہنے والا نماز اور قرآن کا منکر ہے۔ البتہ اپنے انکار پر اقرار کا پردہ ڈالے ہوئے ہے تاکہ تمام سادہ لوح مسلمانوں کو یہ دھوکا دے سکے کہ میں نماز و قرآن کا منکر اور کافر نہیں ہوں۔

تو جیسے صحابہ سے لے کر آج تک کے تمام بزرگان دین نے صلوٰۃ کا جو معنیٰ سمجھا اس معنیٰ کا انکار صلوٰۃ ہی کا انکار ہے اسی طرح خاتم النبیّین کا جو معنیٰ صحابہ اور تمام بزرگانِ دین نے سمجھا اس معنیٰ کا انکار خاتم النبیّین ہی کا انکار ہے اور خاتم النبیّین کا انکار قرآن کا انکار ہے تو قرآن کے انکار کے بعد بھلا کوئی کیسے مسلمان رہ سکتا ہے۔

پھر صحابہ، تابعین اور تمام بزرگانِ دین نے خاتم النبیّین کا جو معنیٰ سمجھا یعنی آخری نبی۔ اس معنیٰ کو مولوی قاسم صاحب نے عوام اور ناسمجھ لوگوں کا خیال بتایا تو گویا ان کے نزدیک صحابہ، تابعین اور تمام بزرگانِ دین عوام اور ناسمجھ تھے۔ معاذ اللہ۔ یہ ان بزرگوں کی بارگاہ میں کیسی ناپاک جسارت ہے بلکہ یہی معنیٰ تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائے کہ اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور

---

[1] مشکوٰۃ شریف ص۴۶۵ [2] حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا ضروریات دین سے ہے اور اصل مدار ایمان ضروریات دین ہیں تو جو ضروریات دین میں سے کسی بات کا صراحۃً انکار کرے قطعاً کافر ہے ایسا کہ مَنْ شَکَّ فِیْ کفرہٖ وعذابہٖ فقد کفر جو اس کے کافر و معذب ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ جیسا کہ آخر رسالہ ردالرفضہ و

مولوی صاحب نے اسے عوام اور ناسمجھ لوگوں کا خیال لکھ دیا تو گویا کہ انھوں نے حضور کی ذاتِ اقدس (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو بھی عوام اور ناسمجھ لوگوں میں گن دیا۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ

مسلمانو! یہ کتنی شدید توہین ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی —— پھر کیا حضور کی توہین کرنے والا کافر نہیں؟ ضرور کافر ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے

لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ | گستاخو! بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ایمان لانے کے بعد

دیوبندیوں کے ایک اور پیشوا مولوی خلیل احمد انبیٹھوی ہیں جنھوں نے "براہین قاطعہ" نام کی ایک کتاب لکھی اور ان کے استاذ مولوی رشید احمد گنگوہی نے اس پوری کتاب کی تصدیق کی اور اسے حق و صحیح بتایا —— "براہین قاطعہ" میں مولوی خلیل و رشید صاحبان نے حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے پوری روئے زمین کا علم ماننے سے انکار کرتے ہوئے لکھا

> "شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت (یعنی پوری روئے زمین کا علم قرآن و حدیث کی) نص سے ثابت ہے فخرِ عالم کی وسعت علم (یعنی پوری روئے زمین کے علم) کی (قرآن و حدیث میں) کون سی نص قطعی ہے" (معاذ اللہ) (براہین قاطعہ صفحہ ۵۱)

مسلمانو! دیکھو مولوی خلیل و رشید صاحبان شیطان کے لیے پوری روئے زمین کا علم مانتے ہیں اور کہتے ہیں یہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے وہی پوری روئے زمین کا علم ماننے سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں قرآن و حدیث میں اس کا ثبوت کہاں ہے؟ —— دیکھو! کیسا صاف شیطان کو حضور سے زیادہ علم والا ٹھہرا رہے ہیں —— قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "شفا شریف" میں فرماتے ہیں

مَنْ قَالَ فُلَانٌ اَعْلَمُ مِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ سَابٌّ حُكْمُهٗ حُكْمُ السَّابِّ۔ | جو کسی کو حضور سے زیادہ علم والا بتائے وہ حضور کو گالی دیتا ہے اس کا حکم وہی ہے جو گالی دینے والے کا ہے

دیکھو جب حضور کے مقابلے میں کسی کو زیادہ علم والا ماننا ہی حضور کی توہین ہے تو اس مقابلے میں شیطان جیسے خبیث مردود کو لانا کس درجہ گندی گھنونی توہین ہوگی۔

۱؎ براہین قاطعہ صفحہ ۵۱ کتب خانہ امدادیہ دیوبند یوپی۔

پھر کیا ایسی سخت شدید توہین کرنے والا کافر نہیں ؟ ضرور کافر ہے ۔ قرآن کریم فرماتا ہے

لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ	گستاخو ! بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ایمان لانے کے بعد

دیوبندیوں کے ایک اور مایۂ ناز پیشوا مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی گزرے ہیں انھوں نے "حفظ الایمان" نامی اپنی کتاب میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے علم غیب کے بارے میں لکھا

> "اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ، ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون (بچّہ اور پاگل) بلکہ جمیع حیوانات و بہائم (تمام جانوروں اور چوپایوں) کے لیے بھی حاصل ہے ۔" (معاذ اللہ)
>
> (حفظ الایمان جدید ایڈیشن صہ ۱۵)

مسلمانو ! دیکھو اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ (پ ۵ ع ۱۴)	ہم نے تمھیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے ۔

اور فرماتا ہے

اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ (پ ۲۷ ع ۱۱)	رحمٰن نے حبیب کو قرآن سکھایا ۔

قرآن کیا ہے خود اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ [1]	ہم نے تم پر کتاب اتاری ہر چیز کا روشن بیان

اور اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَاءُ [2]	اللہ اس لیے نہیں کہ تمھیں غیب پر اطلاع کا منصب دے ہاں اپنے رسولوں سے چن لیتا ہے جسے چاہے ۔

تو ثابت ہوا کہ رحمٰن نے اپنے حبیب کو ہر چیز کا روشن بیان سکھایا ، انہیں غیب پر اطلاع کا منصب عطا کیا —— دیکھو جن کے علم کا قرآن خطبہ پڑھے جن کے بارے میں فرمائے اللہ نے

---

[1] پ ۱۴ ع ۱۸ [2] پ ۴ ع ۹

انہیں ہر چیز کا علم دے دیا ان کے علم کو بچوں، پاگلوں اور جانوروں کے جیسا بتانا کتنی گندی گھنونی اور کھلی توہین ہے۔

مسلمانو! ● کیا یہ گندی بولیاں اللہ و رسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں کھلی توہین نہیں ہیں ——؟

● کیا ایسی بولیاں کسی مسلمان کی زبان یا قلم سے نکل سکتی ہیں ——؟

● جن کی زبان یا قلم سے ایسی بولیاں نکلیں ان میں ایمان و اسلام کی ذرہ برابر رمق ہو سکتی ہے ——؟

● کیا ایسی بولیاں بولنے والے مسلمان ہو سکتے ہیں ——؟

● کیا ایسوں کو جو مسلمان گمان کرے وہ مسلمان رہ سکتا ہے ——؟

مسلمانو! تم ایمان اللہ و رسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر رکھتے ہو اپنے ایمان کے دل پر ہاتھ رکھ کر سوچو خود تمہارا ایمان تمہارے اسلاف اہلسنّت کی طرح گواہی دے گا کہ

● بیشک وہ بولیاں (کہ تحذیر الناس، براہین قاطعہ اور حفظ الایمان نام کی کتابوں میں چھپیں) ضرور اللہ ع و رسول ع کی شان میں کھلی توہین ہیں۔

● ہرگز ایسی بولیاں مسلمان کی زبان یا قلم سے نہیں نکل سکتیں۔

● جن کی زبان یا قلم سے ایسی بولیاں نکلیں ہرگز ان میں ایمان و اسلام کی ذرہ برابر رمق نہیں ہو سکتی۔

● ایسی بولیاں بولنے والے ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتے۔

● ایسوں کو جو مسلمان گمان کرے خود مسلمان نہیں رہ سکتا۔

یہاں بعض بے علم نادان لوگ یہ **عذر** کرتے ہیں کہ صاحب یہ گستاخی کرنے والے لوگ بھی تو عالم مولوی ہیں بھلا عالموں مولویوں کو کیسے کافر سمجھیں یا برا مانیں

ع جل جلالہٗ، ع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اس کا جواب

"—— اللہ عزّوجلّ فرماتا ہے

أَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوَاهُ وَأَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهِ غِشَاوَةً ۗ فَمَنْ يَهْدِيهِ مِنْ بَعْدِ اللّٰهِ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝

(پ ۲۵ ع ۱۹)

بھلا دیکھ تو جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنالیا اور اللہ نے علم ہوتے ساتے اسے گمراہ کیا اور اس کے کان اور دل پر مُہر لگادی اور اس کی آنکھ پر پٹی چڑھادی تو کون اسے راہ پر لائے اللہ کے بعد تو کیا تم دھیان نہیں کرتے۔

اور فرماتا ہے

مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا ۚ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِينَ ۝

(پ ۲۸ ع ۱۱ الجمعة)

وہ جن پر توریت کا بوجھ رکھا گیا پھر انھوں نے اسے نہ اٹھایا ان کا حال اس گدھے کا سا ہے جس پر کتابیں لدی ہوں کیا بری مثال ہے ان کی جنھوں نے خدا کی آیتیں جھٹلائیں اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔

اور فرماتا ہے

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِينَ ۝ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ إِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۚ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ

انہیں پڑھ کر سنا خبر اس کی جسے ہم نے اپنی آیتوں کا علم دیا تھا وہ ان سے نکل گیا تو شیطان اس کے پیچھے لگا کر گمراہ ہوگیا اور ہم چاہتے تو اس علم کے باعث اسے گرے سے اٹھالیتے مگر وہ تو زمین پکڑ گیا اور اپنی خواہش کا پیرو ہوگیا تو اس کا حال کتے کی طرح ہے تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکال کر ہانپے اور چھوڑ دے تو ہانپے یہ ان کا حال ہے جنھوں نے

يَتَفَكَّرُونَ ○ سَآءَ مَثَلًا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ○ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ج وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○

(پ ۹ ع ۱۳)

ہماری آیتیں جھٹلائیں تو ہمارا یہ ارشاد بیان کر کہ شاید لوگ سوچیں کیا بُرا حال ہے ان کا جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور اپنی ہی جانوں پر ستم ڈھاتے تھے جسے خدا ہدایت کرے وہی راہ پائے اور جسے گمراہ کرے تو وہی سراسر نقصان میں ہیں۔

یعنی ہدایت کچھ علم پر نہیں خدا کے اختیار ہے ـــــ یہ آیتیں ہیں اور حدیثیں جو گمراہ عالموں کی مذمت میں ہیں ان کا تو شمار ہی نہیں یہاں تک کہ ایک حدیث میں ہے دوزخ کے فرشتے بُت پرستوں سے پہلے انہیں پکڑیں گے یہ کہیں گے کیا ہمیں بُت پوجنے والوں سے بھی پہلے لیتے ہو جواب ملے گا "لَیْسَ مَنْ یَعْلَمُ کَمَنْ لَّایَعْلَمُ، جاننے والے اور انجان برابر نہیں"

بھائیو! عالم کی عزت تو اس بنا پر تھی کہ وہ نبی کا وارث ہے نبی کا وارث وہ جو ہدایت پر ہو اور جب گمراہی پر ہے تو نبی کا وارث ہوا یا شیطان کا؟ اُس وقت اس کی تعظیم نبی کی تعظیم ہوتی۔ اب اُس کی تعظیم شیطان کی تعظیم ہوگی۔

یہ اُس صورت میں ہے کہ عالم کفر سے نیچے کسی گمراہی میں ہو جیسے بدمذہبوں کے علماء پھر اس کا کیا پوچھنا جو خود کفر شدید میں ہو اسے عالم دین جاننا ہی کفر ہے نہ کہ عالم دین جان کر اس کی تعظیم۔

بھائیو! علم اس وقت نفع دیتا ہے کہ دین کے ساتھ ہو ورنہ پنڈت یا پادری کیا اپنے یہاں کے عالم نہیں۔ ابلیس کتنا بڑا عالم تھا پھر کیا کوئی مسلمان اس کی تعظیم کرے گا ـــــ؟ اسے تو معلم الملکوت کہتے ہیں یعنی فرشتوں کو علم سکھاتا تھا۔ جب سے اس نے محمد رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی تعظیم سے منہ موڑا، حضور کا نور کہ پیشانی آدم علیہ الصلاۃ والسلام میں رکھا گیا اسے سجدہ نہ کیا اس وقت سے لعنت ابدی کا طوق اس کے گلے میں پڑا۔ دیکھو جب سے اس کے شاگردانِ رشید اس کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہیں۔ ہمیشہ اس پر لعنت بھیجتے ہیں، ہر رمضان میں مہینہ بھر اسے زنجیروں میں جکڑتے ہیں، قیامت کے دن کھینچ کر جہنم میں ڈھکیلیں گے۔

یہاں سے علم کا جواب بھی واضح ہوگیا اور استاذی کا بھی۔

بھائیو! کروڑ کروڑ افسوس ہے اس اِدّعائے مسلمانی پر کہ اللہ واحد قہار اور محمد رسول اللہ سیّد الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے زیادہ استاذ کی وقعت ہو۔ اللہ و رسول سے بڑھ کر بھائی یا دوست یا دنیا میں کسی کی محبت ہو ـــــ اے رب ہمیں سچا ایمان دے صدقہ اپنے حبیب کی سچی عزت سچّی رحمت کا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم آمین ـــــ "[1]

بھائیو! باپ کو کوئی گالی دے بیٹا دیکھے کہ گالی دینے والا عالم کہلاتا ہے تو کیا بیٹا بُرا نہ مانے گا ـــ؟ شیر مادر کی طرح پی جائے گا ـــ؟ ہرگز نہیں کیونکہ بیٹے کے دل میں باپ کی محبت ہے تو جو باپ سے بڑھ کر مہربان اور محبت کے حقدار ہوں جن کی محبت مدارِ ایمان ہو ان کی شان میں توہین کی جائے اور ان کا امتی کہلانے والا یہ کہے کہ وہ توہین کرنے والا تو عالم مولوی ہے بھلا اسے کافر کیسے کہیں ـــ؟

خدارا انصاف ـــــ جس کسی کے دل میں اللہ و رسول جلّ جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی محبت ہوگی اسے پیشوایانِ دیوبندیہ کی بولیوں سے ٹھیس نہ پہونچے گی ـــــ؟ اس کا دل ان گستاخیوں کو سُن کر رنجیدہ نہ ہوگا ـــ؟

خدارا دم بھر کے لیے سب این و آں سے آنکھیں بند کر کے سَر جھکا کر خدا و رسول کی محبّت کو دل میں جما کر سوچو کہ توہین کرنے والوں کے بارے میں ایک امتی کا ردّ عمل کیا ہونا چاہیے؟ آیا یہ کہ توہین کرنے والوں کو کافر سمجھے ان سے نفرت کرے ان سے تنکا توڑ الگ رہے ـــــ یا یہ کہ ان کی ظاہری خوبی دیکھے ان کے عالم مولوی ہونے کا پاس لحاظ کرے ـــــ معاذ اللہ

ذرا قرآن کریم کی ان آیتوں کو پڑھو جو پہلے گزریں جن میں فرمایا گیا کہ ـــــ ـــــ توہین کرنے والا کافر ہوگیا ـــــ یہ آیتیں ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئیں جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضری دے لیا کرتے تھے اور کتاب اللہ اور سنّت رسول اللہ کی معلومات بھی انہیں حاصل تھی لیکن جب ان سے توہین سَرزد ہوئی تو ان کی کوئی بھی خوبی

[1] تمہید ایمان صـ۱۸ تا ۲۰ مطبوعہ مطبع اہلسنّت بریلی شریف۔

انہیں خارج از اسلام ہونے سے نہ روک سکی اور ان کے بارے میں قرآن نے فرمایا کہ وہ کافر ہوگیے

صحابہ کی شان

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ [1]

کافروں پر بہت سخت ہیں اور آپس میں نرم دل۔

ایمان والوں کے لیے صحابۂ کرام علیہم الرضوان کی سیرت راہ نجات ہے اور سرمایۂ آخرت، صحابہ نے گستاخی کرنے والے کو کبھی قابلِ رحم نہ سمجھا ــ وہ آپس میں حد درجہ رحم دل تھے لیکن گستاخ کے لیے ان کی تلواریں بے نیام رہیں۔

چنانچہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ بنی مصطلق سے جب واپس تشریف لا رہے تھے تو اثنائے راہ میں ابن اُبَی منافق نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ زبان کھولی ـ قرآن نے اس کی گستاخی کو نقل فرمایا

یَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَی الْمَدِیْنَةِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ [2]

منافق کہتے ہیں کہ اب کی دفعہ مدینہ لوٹ کر جائیں گے تو ہم عزت والے ذلت والوں کو نکال باہر کریں گے۔

اسلامی لشکر میں اس منافق کے فرزند حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے جو سچے مسلمان تھے اور ساتھ ہی ساتھ ماں باپ کے نہایت فرماں بردار اور اطاعت گزار تھے حضرت عبد اللہ کو جب پتہ چلا کہ میرے باپ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کی ہے تو ان کی غیرت ایمانی جوش میں آگئی اور آگے بڑھ کر مدینہ طیبہ کے دروازے پر ننگی تلوار لیے کھڑے ہوگیے۔

ابن اُبَی جب وہاں پہونچا تو حضرت عبد اللہ نے فرمایا ـــــ ٹھہر جا او ملعون! ـــــ کیا بکا تھا ـــ؟ دروازے میں قدم نہ رکھنے دوں گا جب تک ظاہر نہ کردوں کہ کون عزت دار ہے اور کون ذلیل ہے ـــ

---

[1] پ ۲۶ ع ۱۲   [2] پ ۲۸ ع ۱۳

ان الفاظ نے ابن ابی کے غرور کی بنیادیں ہلا دیں اور وہ حیرت سے بیٹے کا منہ تکتا رہ گیا اور ایک اطاعت گزار بیٹے کا یہ طرز عمل ابن ابی کے لیے حیرت کی بات بھی تھی ـــ بالآخر ابن ابی نے مجبور ہو کر اعتراف کیا ـــ خدا کی قسم میں ذلیل ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم عزت والے ہیں لیکن پھر بھی حضرت عبداللہ راستہ روکے رہے یہاں تک کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہاں تشریف لے آئے اور ملاحظہ فرمایا کہ ابن ابی برابر اعتراف کر رہا ہے

اَنَا اَذَلُّ مِنَ الصِّبْيَانِ	میں بچوں سے زیادہ ذلیل ہوں
اَنَا اَذَلُّ مِنَ النِّسَآءِ	میں عورتوں سے بڑھ کر خوار ہوں

اور حضرت عبداللہ اس کے سر پر تلوار لیے کھڑے ہیں ـــ حضور نے فرمایا اسے جانے دو۔ حضور کا ارشاد سن کر حضرت عبداللہ نے تلوار کھینچ کر لی اور رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحمت سے ابن ابی کی جان بچی ـــ قرآن کریم نے اہل ایمان کی یہی شان بیان کی ہے فرماتا ہے۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ط ؎	محبوب! جو لوگ اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں تم ان کے دلوں میں اللہ و رسول کے مخالف کی محبت نہ پاؤ گے۔ مخالف ان کے باپ، بیٹے بھائی یا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔

دیکھو قرآن مومن کی شان یہ بتا رہا ہے کہ مومن کے دل میں اللہ و رسول کے گستاخ کی محبت نہیں آنے پاتی اگرچہ پہلے گستاخ کے ساتھ مومن کا کتنا ہی گہرا اور قریبی رشتہ کیوں نہ رہا ہو جس کسی سے گستاخی سرزد ہو جائے مومن اس کی محبت سے دست بردار ہو جاتا ہے اس کی محبت کو دل سے نکال پھینکتا ہے گستاخ کے لیے مومن کے دل میں جگہ نہیں ہوتی، مومن کے دل میں اللہ و رسول کی محبت کے ساتھ کسی گستاخ کی محبت جمع نہیں ہونے پاتی۔

مسلمانو! قرآن سے یہ نور لو اور صحابہ کے نقش قدم پر چلو۔ دیکھو! جو بندۂ مومن اللہ و رسول کی خوشی کے لیے ان کے گستاخ سے جدا ہو جائے، ان کے دشمن کی محبت کو اگرچہ وہ کتنا ہی

؎ پ ۲۸ ع ۳

قریبی ہو دل سے نکال پھینکے، اس سے تنکا توڑ الگ ہو جائے اسے پروردگار عالم بشارت دیتا ہے ارشاد فرماتا ہے۔

اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَیُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (پ ۲۸ ع ۴)

یہ ہیں وہ لوگ جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش کر دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد فرمائی انہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں ہمیشہ رہیں گے ان میں۔ اللہ ان سے راضی وہ اللہ سے راضی یہی لوگ اللہ والے ہیں سنتا ہے اللہ والے ہی مراد کو پہونچے۔

مسلمانو! ان عظیم نعمتوں کو دیکھو اگر تم نے اللہ و رسول کی عظمت و محبت کے پیش نظر ان کے گستاخ سے کنارہ کر لیا ان کے گستاخ کی محبت کو دل سے نکال دیا تو تمہارے لیے سات نعمتوں کی بشارت ہے۔

۱ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں ایمان نقش کر دے گا اس میں انشاء اللہ خاتمہ بالخیر کی بشارت ہے۔
۲ اللہ تعالیٰ روح القدس سے تمہاری مدد فرمائے گا۔
۳ تمہیں ہمیشگی کی جنتوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں۔
۴ تم خدا کے گروہ کہلاؤ گے اللہ والے ہو جاؤ گے۔
۵ منہ مانگی مرادیں پاؤ گے۔
۶ اللہ تم سے راضی ہو جائے گا۔
۷ بندے کے لیے اس سے بڑی اور کیا نعمت ہوگی کہ اس کا رب اس سے راضی ہو جائے مگر انتہائے بندہ نوازی یہ کہ فرماتا ہے اللہ ان سے راضی وہ اللہ سے راضی۔

مسلمانو! سوچو — نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والوں سے یک لخت رشتہ محبت توڑ دینا کتنی بڑی بات ہے جس پر اللہ تعالیٰ ان بے بہا نعمتوں کا وعدہ فرما رہا ہے اور اس کا وعدہ یقیناً سچا ہے۔

اور دیکھو اس کے باوجود بھی اگر تم نے گستاخ سے، دشمنِ خدا ورسول سے رشتہ محبت قائم رکھا تو قرآن کریم کا یہ تازیانہ بھی سن لو فرماتا ہے۔

وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ (پ ع ۹)	تم میں جو کوئی ان سے محبت کرے وہی لوگ ظالم ہیں۔

اور فرماتا ہے

وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ط (پ ۶ ع ۱۲)	تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے وہ انہیں میں سے ہے

موجودہ زمانہ کے وہابیہ دیوبندیہ کیوں کافر ہیں۔؟

آج کے وہابیوں، دیوبندیوں نے مولوی قاسم صاحب نانوتوی، مولوی خلیل احمد انبیٹھوی مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اور مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی سے اپنا رشتہ محبت قائم کر رکھا ہے، اور یہ رشتہ اتنا گہرا ہے کہ جہاں کسی نے ان کے پیشواؤں کو گستاخ کافر کہا ان کے تن بدن میں آگ لگ جاتی ہے۔

یہ اپنے پیشواؤں کی گستاخیوں پر پردہ ڈالتے ہیں کسی ان پڑھ سے سامنا ہوا تو کہتے ہیں ہمارے پیشواؤں نے یہ سب لکھا ہی نہیں، کسی نے ان کی کتابوں کا حوالہ پیش کر دیا تو کہتے ہیں کہ ان بولیوں کا مطلب یہ نہیں اور کسی واقف کار سے سابقہ پڑ گیا تو کہتے ہیں ہم ان سب جھگڑوں میں نہیں پڑتے آپ بھی مت پڑیے ـــ یہ عالموں کی باتیں ہیں وہ جانیں ہم تو یہی نماز روزہ کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں یا آئیے قوم مسلم کی کچھ خدمت کریں ان پرانی باتوں میں پڑنے سے کیا فائدہ ؟ (معاذ اللہ) حالانکہ پیشوایان دیوبندیہ کی کتابیں تحذیر الناس (جو ۱۲۹۰ھ کی تصنیف ہے) براہین قاطعہ (جو ۱۳۰۴ھ کی ہے) اور حفظ الایمان (جو ۱۳۱۹ھ کی ہے) آج بھی یہ لوگ چھاپ رہے ہیں اور نہ بھی

---

[۱] توہین کرنے والے پر قرآن کریم کے احکامات ہیں کہ وہ کافر ہے مرتد ہے ایمان والوں کو اس سے اختلاط جائز نہیں وغیرہ ان احکامات سنانے کو جھگڑا کہنا کفر ہے۔ (فتاویٰ امام اہلسنّت قدس سرہٗ جلد ششم صفحہ ۸۰، ۱۰۹)

[۲] دیوبندیوں نے جو گستاخیاں لکھیں انہیں ہلکا سمجھنا کفر ہے ایمان والا اپنے رب کے احکام سنانے کو ہرگز جھگڑا نہ کہے گا اور اپنے رب اور اپنے نبی کی شان میں توہین کو ہرگز معمولی اور ہلکا نہ سمجھے گا۔ (فتاویٰ امام اہلسنّت قدس سرہٗ جلد ۶ صفحہ ۲۷۱/۱۴)

چھاپیں تو ان کتابوں اور ان میں لکھی گستاخیوں کو حق وصحیح مانتے ہیں۔ معاذ اللہ۔ اور جس طرح گستاخی بکنا کفر ہے یوں ہی گستاخی کو حق وصحیح کہنا بھی کفر ہے[1] اور بالفرض اہل ایمان کے ڈر سے ان بولیوں کو گندی اور کفری کہہ بھی دیں تو ان کے لکھنے والوں کو اپنا امام و پیشوا، عالم و بزرگ تو کھلم کھلا مان رہے ہیں) اور قرآن کریم ارشاد فرماتا ہے

وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝	تم میں سے جو کوئی ان سے محبت کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں

اور فرماتا ہے

وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ ط	اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے وہ انہیں میں سے ہے

یعنی اللہ و رسول کے مخالف، اللہ و رسول کی شان میں گستاخی کرنے والوں سے محبت اور دوستی کرنے والا بھی مومن نہیں اس کا شمار بھی گستاخوں میں ہے وہ بھی گستاخوں کی طرح ظالم و کافر ہے۔

قرآن کے اس حکم میں وہ تمام لوگ داخل ہیں جو دیوبندی پیشواؤں کی گستاخیوں پر آگاہ ہونے کے باوجود انہیں اپنا پیشوا مانتے اور ان سے رشتۂ محبت رکھتے ہیں۔

لہٰذا وہ نہ دوستی کے قابل نہ ان کے ساتھ رہنا جائز، نہ ان سے کسی طرح کا رشتہ رکھنا روا۔ ان کے ساتھ رہنے میں سراسر نقصان ہے۔

مسلمانو! جب رب نے ان کے ساتھ رہنے سے روک دیا تو ایمان کا تقاضا تو یہ ہے کہ حکمِ ربانی پر سرِ تسلیم خم کر دو، فائدہ نقصان نہ پوچھو۔ پروردگار عالم سے بڑھ کر تمہاری بہتری اور بھلائی کا جاننے والا کون ہو سکتا ہے۔

"اے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھولی بھیڑو اپنے دشمن کو پہچانو۔ نہیں نہیں تمہارے دشمن نہیں تمہارے پیارے مالک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمن جنھوں نے وہ ملعون گالیاں

---

[1] من حسن کلام اھل الاھواء وقال معنوی او کلام له معنی صحیح ان کان ذلک کفرا من القائل کفر المحسن۔ جو بددینوں کی بات کی تحسین کرے اچھا بتائے یا کہے کچھ معنیٰ رکھتی ہے یا اس کلام کے کوئی صحیح معنیٰ ہیں اگر اس کہنے والے کی وہ بات کفر تھی تو یہ جو اس کی تحسین کرتا اچھا بتاتا ہے یہ بھی کافر ہو جائے گا۔ (حسام الحرمین ص ۳۲)

محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں لکھی چھاپیں اور آج تک ان پر مُصِر (اَڑے ہوئے) ہیں، ان کی عداوت شدیدہ (سخت دشمنی) تو ظاہر ہوگئی اور وہ جو ان کے دلوں میں چھپی ہے بہت زائد ہے قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ جو بظاہر ان خبیث گالیوں کے خود مرتکب نہیں ان سے پوچھ دیکھیے کہ جن خبثا نے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یوں منہ بھر کر گالیاں دیں وہ مسلمان رہے یا کافر ہوگیے۔ دیکھو ہرگز ہرگز انھیں کافر نہ کہیں گے بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل الٹے ان کی حمایت کو طیار ہو جائیں گے، تاویلیں گڑھیں گے، بات بنائیں گے حالانکہ علمائے کرام حرمین شریفین بالاتفاق ان تمام دشنامیوں کو ایک ایک کا نام لے کر فرما چکے کہ مَنْ شَكَّ فِيْ عَذَابِهٖ وَكُفْرِهٖ فَقَدْ كَفَرَ جو ان کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے . . . . بھائیو! تم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں کو ابھی نہ پہچانا؟ ان کے پاس بیٹھتے ہو، ان کی بات سنتے ہو، ان کی تحریریں دیکھتے ہو — دیکھو یہ تمہارے حق میں زہر ہے دیکھو تمہارے پیارے مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ واللہ تم سے بڑھ کر تم پر مہربان ہیں تمہیں ارشاد فرما رہے ہیں کہ فَاِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يُفْتِنُوْنَكُمْ اون سے دور بھاگو انہیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ ———" [۱]

صحابئ رسول حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے شاگرد حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو راستہ میں ایک گمراہ ملا اور کہا کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں — حضرت سعید نے انکار کردیا اور فرمایا میں نہیں سُننا چاہتا — وہ گمراہ پھر کہتا ہے ایک کلمہ ہی سُن لیجیے — حضرت سعید نے اپنا انگوٹھا چھنگلیا کے سرے پر رکھ کر فرمایا وَلَا نِصْفَ كَلِمَةٍ (تو ایک کلمہ کی بات کرتا ہے) میں آدھا کلمہ بھی نہیں سُننا چاہتا — لوگوں نے پوچھا کیا سبب ہے کہ آپ نے اس شخص کے ساتھ اس قدر نفرت اور ترش روئی برتی —؟ آپ نے فرمایا وہ گمراہوں میں سے ہے۔

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہیتے صحابی

---

[۱] فتاویٰ رضویہ جلد نہم ص۳۵ ناشر مکتبۂ رضا۔ ایوان عرفان۔ بیسلپور ضلع پیلی بھیت یوپی

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد ہیں ان کی خدمت میں دو گمراہ شخص آئے اور کہنے لگے ۔ اے ابوبکر (محمد بن سیرین) ہم آپ کے سامنے ایک حدیث بیان کرنا چاہتے ہیں آپ نے فرمایا۔ نہیں ـــــ وہ پھر کہتے ہیں کم از کم اتنی اجازت دیجیے کہ ہم قرآن کی کوئی آیت ہی تلاوت کریں۔ آپ نے فرمایا۔ نہیں۔ اس کی بھی اجازت نہیں۔ تم بالکل میرے پاس سے اٹھ جاؤ ورنہ میں اٹھ جاتا ہوں۔ دونوں گمراہ مایوس ہو کر چل دیئے ۔

حاضرینِ محفل کو حضرت محمد بن سیرین کے اس طرزِ عمل سے تعجب ہوا کہ حضرت نے حدیث تو حدیث تلاوتِ قرآن تک کی اجازت ان گمراہوں کو نہ دی لہذا حاضرین نے عرض کیا حضرت آپ کا کیا بگڑ جاتا اگر وہ آپ کے سامنے قرآن کریم کی آیت تلاوت کرتے ـــــ آپ نے فرمایا میں ڈرا کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی آیت تلاوت کریں اور اس کے معنیٰ میں تحریف کر دیں پھر وہی غلط معنیٰ میرے دل میں جم جائے ۔

اللہ اکبر۔ جنھوں نے اپنے دن رات خدا کی یاد کے لیے وقف کر دیے ہوں جن کی عقلیں تقدیر الٰہی کے آگے جھک پڑی ہوں ـــ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک ایک ادا تلاش کر کے اسے اپنانا جنھوں نے اپنا شیوۂ زندگی بنالیا ہو قرآن حکیم کی تعلیمات اور نبی رؤف و رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات جن کے پیشِ نظر ہوں ایسے خدا کے نیک بندے تو گمراہ کی زبان اور آواز سے اس قدر بچیں ـــــ اور آج کے ناواقف نادان فکرِ معاش کے مارے یہ کہیں ـــــ کہ ہمیں ان گمراہوں اور ان کے غلط عقیدوں سے کیا لینا دینا ہے جو اچھی بات بتائیں لے لینا ہے بُری بات وہیں چھوڑ دینا ہے ۔

اے ناعاقبت اندیش انسان ! تو ناواقف ہے ، انجان ہے اور کہتا ہے اچھی بات لے لینا ہے بُری بات چھوڑ دینا ہے ـــــ مجھے یہ تو بتا کہ اچھی اور بُری بات پر پرکھنے کی تیرے پاس کسوٹی کیا ہے ـــــ ؟ تیرے پاس کونسا ذریعہ ہے جس سے اچھی بات کو بُری بات سے الگ کر کے اچھی بات لے لے گا ـــــ ؟

ظاہر ہے اچھی اور بُری بات کو پرکھنے کی کسوٹی قرآن و حدیث کے علاوہ نہیں ـــــ اور

قرآن وحدیث تک تیری رسائی نہیں تو پھر کس بل بوتے پر گمراہوں، توہین کے دلدادوں کے پاس جاتا اور ان کی بات سننے کی جرأت کرتا ہے۔ قرآن کریم ارشاد فرماتا ہے

فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ (پ ۷ ع ۱۴)

بھولے سے ان میں سے کسی کے پاس بیٹھ گیے ہو تو یاد آنے پر فوراً کھڑے ہو جاؤ۔

پیارے نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں

اِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ وَاِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ وَاِنْ لَقِيْتُمُوْهُمْ فَلَا تُسَلِّمُوْا عَلَيْهِمْ وَلَا تُجَالِسُوْهُمْ وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ وَلَا تُوَاكِلُوْهُمْ وَلَا تُنَاكِحُوْهُمْ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَيْهِمْ وَلَا تُصَلُّوْا مَعَهُمْ۔

گمراہ لوگ بیمار پڑیں تو پوچھنے نہ جاؤ، مرجائیں تو ان کے جنازے پر حاضر نہ ہو، جب انھیں ملو تو سلام نہ کرو ان کے پاس نہ بیٹھو، ساتھ پانی نہ پیو، ساتھ کھانا نہ کھاؤ، شادی بیاہت نہ کرو، ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو، ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔

(رواہ ابو داؤد عن ابن عمر وابن ماجۃ عن جابر والعقیلی وابن حبان عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم) —— [1]

"—— بھائیو! تم اپنے نفع نقصان کو زیادہ جانتے ہو یا تمھارا رب عزّوجلّ، تمھارے نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم۔

لوگ اپنی جہالت سے گمان کرتے ہیں کہ ہم اپنے دل سے مسلمان ہیں ہم پر ان کا کیا اثر ہوگا حالانکہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں۔

مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنْأَ مِنْهُ فَوَاللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَاْتِيْهِ وَهُوَ يَحْسَبُ اَنَّهٗ مُؤْمِنٌ فَيَتَّبِعُهٗ مِمَّا يُبْعَثُ بِهٖ مِنَ الشُّبُهَاتِ۔

جو دجّال کی خبر سنے اس پر واجب ہے کہ اس سے دور بھاگے کہ خدا کی قسم آدمی اس کے پاس جائے گا اور یہ خیال کرے گا کہ میں تو مسلمان ہوں یعنی مجھے اس سے کیا نقصان پہونچے گا وہاں اس کے دھوکوں میں پڑ کر اس کا پیرو ہو جائے گا۔

(رواہ ابو داؤد عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعن الصحابۃ جمیعا)

کیا دجّال ایک اسی دجّال اخبث کو سمجھتے ہو جو آنے والا ہے حاشا تمام گمراہوں کے

---

[1] فتاویٰ الحرمین مترجم صہ ۱۳، ۱۷ و اربعین شرت صہ ۱۵

داعی منادی سب دجال ہیں اور سب سے دور بھاگنے ہی کا حکم فرمایا اور اس میں یہی اندیشہ بتایا ہے ـــــ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ یَاْتُوْنَکُمْ مِّنَ الْاَحَادِیْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَآءُکُمْ فَاِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ

آخر زمانے میں دجال کذاب لوگ ہوں گے کہ وہ باتیں تمہارے پاس لائیں گے جو نہ تم نے سنیں نہ تمہارے باپ دادا نے تو ان سے دور رہو اور انہیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈالدیں۔

رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ـــــ" [۱]

بھائیو ! مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دامن سے لپٹا رہنا اچھا ہے یا معاذاللہ ان کے دشمن کے پھندے میں پڑنا ـــــ اللہ تعالیٰ ان کا دامن نہ چھڑائے دنیا میں نہ آخرت میں۔ آمین وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ اٰمِیْن۔

آج جب لوگ وہابیوں، دیوبندیوں، مودودیوں وغیرہ کی نماز، تلاوتِ قرآن یا خدمتِ خلق پر للچاتے ہیں تو مجھے اپنے آقا امت کے خیرخواہ پیارے مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کی وہ حدیث مبارک یاد آتی ہے جسے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا۔

وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے حضور مال غنیمت تقسیم فرمارہے تھے ـــــ ذوالخویصرہ نام کا ایک شخص جو قبیلۂ بنی تمیم کا رہنے والا تھا آیا اور کہنے لگا ـــ اے اللہ کے رسول ! انصاف سے کام لو (معاذاللہ) حضور نے فرمایا افسوس تیری جسارت پر ـــ میں ہی انصاف نہیں کروں گا تو کون انصاف کرے گا ـــــ؟ اگر میں انصاف نہ کرتا تو تو خائب وخاسر ہوچکا ہوتا۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نہ رہا گیا۔ عرض کرتے ہیں یارسول اللہ ! اجازت دیجیے کہ اس گستاخ بدزبان کی گردن ماردوں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

---

[۱] فتاویٰ رضویہ جلد اول صہ ۲۱۵ و صہ ۲۱۶

جانے دو ۔ اس کے اور بھی ساتھی ہیں (اور دوسرے سلسلۂ روایت میں ہے اس کی نسل سے ایک قوم پیدا ہو گی) جن کی نمازوں کو دیکھ کر تم اپنی نمازوں کو حقیر جانو گے اور ان کے روزوں کے آگے تم اپنے روزوں کو ہلکا سمجھو گے وہ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا ۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے ۔

کتنا سچ ہے میرے آقا کا فرمان جو اہل ایمان کے ایمان کو تازگی بخشتا ہے ' اہل شبہات کو شبہات کے اندھیروں سے نکالتا ہے ۔ رہے وہ جو روشنی کے سامنے آنے پر آنکھیں بند کر لیں ان کے لیے تو قرآن کا یہ فرمان بس ہے ۔

بہرے، گونگے، اندھے تو وہ پلٹنے کے نہیں ۔	صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ۝ [1]

مسلمانو ! اپنے غمخوار آقا سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے ارشاد کو غور سے پڑھو وہ جو کچھ فرماتے ہیں تمہارے بھلے کو فرماتے ہیں ۔ وہ تم پر ماں سے بڑھ کر مہربان اور باپ سے بڑھ کر شفیق ہیں ۔ وہ وہ ہیں کہ پیدا ہوتے ہوتے تمہیں یاد کیا ___ دنیا میں بہت تمہارے خیر خواہ اور ہمدرد ہوں گے ___ تم سے محبت کرنے اور تمہیں سہارا دینے والے ہوں گے ___ مثلاً ___ تمہاری ماں، تمہارے باپ، تمہارے بھائی، تمہارے احباب، تمہارے پیر، تمہارے استاذ ___ لیکن ذرا بتاؤ تو وہ کون سے ماں باپ ہیں جنھوں نے پیدا ہوتے ہوتے اپنی اولاد کو یاد کیا ہو ___ ؟ وہ کون سے پیر اور استاد ہیں جنھوں نے پیدا ہوتے ہوتے اپنے مرید و شاگرد کو یاد کیا ہو ___ ؟ وہ کون سا بھائی یا دوست ہے جس نے پیدا ہوتے ہوتے بھائی یا دوست کو یاد کیا ہو ___ ؟ جواب نہیں کے سوا ہاں میں نہیں دے سکتے ___ صرف اور صرف مکینِ گنبدِ خضرا شبِ اسریٰ کے دولہا حضور پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ہیں کہ پیدا ہوتے ہی اپنے رب کی بارگاہ میں سجدہ کیا اور اپنے رب کی حمد و ثنا کے بعد سب میں پہلی جو یاد آئی وہ تمہاری ہی یاد تھی ۔

اے میرے رب میری امت کو بخش دے ۔	رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ

---

[1] پ ۱ ع ۲

رَبِّ هَبْ لِی اُمَّتِی | اے میرے رب میری امت کو بخش دے۔

قرآن ان کی شان میں یوں گویا ہوا۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ (پ ۱۱ ع ۵)

ضرور بیشک تم میں تشریف لائے تمھیں میں سے ایک عظیم الشان رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے، تمھاری بھلائی کے بہت چاہنے والے، ایمان والوں پر نہایت نرم اور مہربان۔

مسلمانو! اس ارشاد خداوندی کے بعد بھی کیا انہیں چھوڑ کر اور خیر خواہ تلاش کروگے، وہ تمھاری ہدایت کے لیے صاف صاف باتیں ارشاد فرمائیں اور تم انہیں پسِ پُشت ڈال کر ان کے دشمن، ان کی توہین کرنے والوں کے پاس بھلائی اور ہدایت ڈھونڈنے جاؤگے ——؟

اللہ عزوجل فرماتا ہے

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ط (پ ۱۲ ع)

ظالموں کی طرف میل نہ کرو کہ تمھیں جہنم کی آگ بھون ڈالے گی۔

—— صحیح مسلم شریف کی حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں "

اِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْنَكُمْ

ان سے دور رہو اور انہیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمھیں گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈالدیں

مسلمان کا ایمان ہے کہ اللہ ورسول سے زیادہ کوئی ہماری بھلائی چاہنے والا نہیں۔ جلّ وعلا وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم جس بات کی طرف بُلائیں یقیناً ہمارے دونوں جہان کا اس میں بھلا ہے اور جس بات سے منع فرمائیں بلاشبہہ سراسر ضرر وبلا ہے۔ مسلمان صورت میں ظاہر ہوکر جو ان کے حکم کے خلاف کی طرف بُلائے یقین جان لو کہ یہ ڈاکو ہے اس کی تاویلوں پر ہرگز کان نہ رکھو۔ رہزن جو جماعت سے باہر نکال کر کسی کو لے جانا چاہتا ہے ضرور چکنی چکنی باتیں کرے گا اور جب یہ دھوکے میں آیا اور ساتھ ہولیا تو گردن مارے گا، مال لوٹے گا۔ شامت اس بکری کی کہ اپنے راعی (اپنے نگہبان) کا ارشاد نہ سنے اور بھیڑیا جو کسی بھیڑ کی اون پہن کر آیا اس کے ساتھ ہولے۔

ارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمھیں منع فرماتے ہیں وہ تمھاری جان سے بڑھ کر تمھارے خیر خواہ ہیں حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ تمھارا مشقت میں پڑنا ان کے قلب اقدس پر گراں ہے عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ واللہ وہ تم پر اس سے زیادہ مہربان ہیں جیسے نہایت چہیتی ماں اکلوتے بیٹے پر بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۔ ارے ان کی سنو' ان کا دامن تھام لو' ان کے قدموں سے لپٹ جاؤ" [1]

ہوش میں آؤ آج تم وہابیوں' ندویوں' دیوبندیوں' تبلیغیوں اور مودودیوں کی نماز روزہ اور تلاوتِ قرآن پر للچا رہے ہو اور مہربان آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چودہ سو سال پیشتر ہی یہ پیش گوئی فرما دی ہے اور تمھاری ہدایت کے لیے آگاہ کر دیا ہے کہ ـــــ جن کی نماز' روزہ' تلاوت قرآن پر تم للچا رہے ہو وہ دین سے ایسے نکل چکے ہیں جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ اور تمھیں گمراہوں کی دلفریب چالوں سے بچانے کے لیے یہاں تک ارشاد فرمایا اِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ ان سے بچو' انہیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمھیں گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تمھیں فتنے میں نہ ڈال دیں ـــــ

مسلمانو! خدارا اللہ و رسول کی پناہ میں آجاؤ ـــــ اللہ و رسول کے وفادار بن کے رہو۔ ان کی توہین کرنے والوں کو دشمن جانو ـــــ جو توہین کرنے والوں کا ساتھی اور حمایتی ہو اس سے بھی نفرت کرو اور تنکا توڑ الگ رہو۔ اسی میں دین و ایمان کی سلامتی ہے ـــــ نمازوں کی پابندی کرو۔ چہروں پر پیارے رسول کی پیاری سنت کو سجاؤ۔ ان کی اداؤں کو اپناؤ۔ ان کے چاہنے والوں کے ساتھ رہو کہ بھیڑیا اسی بکری کو کھاتا ہے جو ریوڑ سے الگ ہو جائے۔ اپنے بچوں کی اسلامی تعلیم پر دھیان دو۔ جس طرح ان کی حفاظت کے لیے گھر مکان چھوڑتے ہو اسی طرح یہ نصیحت بھی ان کے ایمان کے لیے کر جاؤ کہ بیٹا! جتنے گمراہ اور باطل فرقے ہیں وہابی' دیوبندی' تبلیغی' جماعتِ اسلامی سب سے الگ رہنا۔ صحابہ' تابعین اور بزرگانِ دین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی جماعت' اہلسنت و جماعت کے ساتھ رہنا۔

---

[1] الدلائل القاہرہ ص۵

یاد رکھو ! عمل کے پیچھے ایمان کو خطرے میں ہرگز نہ ڈالنا ۔ عمل کی کوتاہی کی تلافی ہے رَبِّ کریم اپنی رحمت سے معاف فرمادے ۔ پیارے حبیب شفاعت فرمادیں (آمین) اور مَعَاذَ اللّٰہ ثم مَعَاذَ اللّٰہ اگر بداعمالیوں نے جہنّم میں پہونچا دیا تو بھی ایک میعاد کے بعد چھٹکارا پا جاؤ گے جنّت نصیب ہو جائے گی لیکن کفر اور کافر کی دوستی وہ لعنت ہے جس سے ایمان چلا جائے گا اور جب ایمان گیا تو پھر کبھی بھی عذاب سے رہائی نہیں ۔ (خدا کی پناہ)

یہ دیکھو آج سے چار سو برس پہلے نائبِ رسول، وارثِ نبی، امامِ ربانی مجددِ الفِ ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمہ والرضوان کیا ارشاد فرما گیے ۔

خبث اعتقاد کہ مخالف معتقدات اہلسنّت ست سم قاتل ست کہ بموت ابدی وعقاب سرمدی رساند مداہنت و مداہنت در عمل امید مغفرت دارد اما مداہنت اعتقادی گنجائشِ مغفرت ندارد ؎

پیغمبر فرمود علیہ وعلیٰ آلہ الصّلوٰۃ والسّلام بدرستی کہ بنی اسرائیل ہفتاد ویک فرقہ شدہ بودند کہ ہمہ ایشاں در نارند مگر یکے از ایشاں و زود ست کہ امت من بر ہفتاد وسہ فرقہ متفرق شوند کہ ہمہ ایشاں در آتش باشند مگر یک فرقہ پرسیدند کہ آں فرقہ ناجیہ چہ کسانند فرمود علیہ وعلیٰ آلہ الصّلوٰۃ والسّلام آنانند کہ باشند بر مثل آنچہ من برآنم واصحاب من برآنند علیہ وعلیٰ آلہ الصّلوٰۃ والسّلام وآں یک فرقہ ناجیہ اہلسنّت وجماعت اند کہ ملتزم

اہلسنّت وجماعت کے عقیدوں کے خلاف جو عقیدہ ہے اس کی گندگی زہر قاتل ہے جو دائمی موت اور ہمیشگی کے عذاب تک پہونچا دیتی ہے عمل میں کوتاہی اور کاہلی پر تو بخشے جانے کی امید ہے لیکن عقیدے میں مداہنت اور پالیسی کے بخشے جانے کی امید نہیں ۔

یعنی حضور صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ بیشک بنی اسرائیل کے اکہتّر فرقے ہو گیے تھے جن میں ایک فرقے کے سوا سب جہنمی ہیں اور عنقریب میری امّت تہتّر فرقوں میں بٹ جائے گی (اور) ان میں (بھی) ایک فرقے کے سوا سب جہنمی ہیں ۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی وہ کون لوگ ہیں جو نجات پانے والے گروہ ہیں حضور صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا وہ ایسے لوگ ہیں جو اسی دین ومذہب پر

؎ جلد ۲ مکتوب ۶۷ صہ ۱۳۵ بحوالہ انجانب اہلسنّت صہ ۴۰۵

متابعت آں سرور علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام ومتابعت اصحاب آں سرور علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیمات اند اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْنَا عَلٰی مُعْتَقَدَاتِ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ وَاَمِتْنَا فِیْ زُمْرَتِھِمْ وَاحْشُرْنَا مَعَھُمْ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ ۔

(جلد دوم مکتوب نمبر ۶۷ صد ۱۳۲ بحوالہ تجانب اہلسنت ص ۴۵)

ہیں جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم (حضرت مجدد فرماتے ہیں) وہ ایک فرقہ یہی اہلسنّت وجماعت کا ہے جنھوں نے حضور کی اور حضور کے صحابہ کی غلامی اور پیروی کا التزام کیا ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم ۔ اے اللہ ہم کو اہلسنّت وجماعت ہی کے عقیدوں پر ثابت رکھ اور انہیں کے گروہ میں ہم کو دنیا سے اٹھا اور انہیں کے ساتھ ہمارا حشر فرما۔ اے ہمارے رب ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے کہ تونے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا کر' بیشک تو ہی ہے بڑا دینے والا۔

اللہ عزوجل سب خبثاء کے شر سے پناہ دے اور مسلمان بھائیوں کی آنکھیں کھولے اور دوست دشمن پہچاننے کی تمیز دے ارے کس کے دوست دشمن' محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دوست و دشمن۔ افسوس افسوس ہزار افسوس کہ آدمی اپنے دوست' دشمن کو پہچانے۔ اپنے دشمن کے سایہ سے بھاگے، اس کی صورت دیکھ کر آنکھوں میں خون اترے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں' ان کے بدگویوں' انہیں گالیاں لکھ کر شائع کرنے والوں اور ان خبیثوں کے ہم مذہبوں ہم پیالوں سے میل جول رکھے کیا قیامت نہ آئے گی کیا حشر نہ ہوگا؟ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منہ دکھانا نہیں؟ کیا ان کے آگے شفاعت کے لیے ہاتھ پھیلانا نہیں؟ مسلمانو! اللہ سے ڈرو' رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حیا کرو' اللہ عزوجل توفیق دے آمین[1] بجاہ نَبِیِّنَا الْکَرِیْمِ عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَاَکْرَمُ التَّسْلِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَابْنِہِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ اَجْمَعِیْنَ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ جَلَّ مَجْدُکَ الْقَدِیْمُ وَتَعَالٰی شَانُکَ الْعَظِیْمُ ۔

[1] فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص ۹۱

گلشنِ ایمان افروز و کفران سوز

از افاداتِ مبارکہ امامِ اہلسنّت قدس سرہٗ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ بِالتَّبْجِیْلِ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ۔

اللہ اللہ اے مسلمان تجھے اپنے دین و ایمان کا واسطہ خدارا ذرا صدق دل سے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پڑھ کر آنکھیں بند کر کے کانوں میں انگلیاں دے کر گردن جھکا کر اسلامی دل کی طرف متوجہ ہو کر غور کر دیکھو کیا یہ کلمات

> کہ انبیاء جھوٹے تھے عیسیٰ کی نبوت باطل ہے معجزے مسمریزم تھے (جیساکہ مرتد غلام احمد قادیانی نے بکا) شیطان کا علم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ ہے (جیساکہ وہابیوں دیوبندیوں کے پیشوا مرتد رشید احمد گنگوہی و مرتد خلیل احمد انبیٹھی نے "براہین قاطعہ" ص۵۱ میں بکا) نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے پچھلے نبی نہیں ان کے بعد اور نبی ہو جائے تو حرج نہیں (جیساکہ وہابیوں دیوبندیوں کے پیشوا مرتد قاسم نانوتوی نے "تحذیر الناس" ص۳ اور ص۲۸ میں بکا) جیسا علم غیب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تھا ایسا تو ہر پاگل ہر چوپائے کو ہوتا ہے (جیساکہ وہابیوں دیوبندیوں کے پیشوا مرتد اشرفعلی تھانوی نے "حفظ الایمان" ص۸ میں بکا) (معاذ اللہ)

(کیا یہ کلمات) کسی مسلمان کی زبان یا قلم سے نکل سکتے ہیں کیا ان کا کہنے والا مسلمان ہو سکتا ہے — کیا اس کہنے والے کو جو مسلمان گمان کرے خود مسلمان رہ سکتا ہے —؟ نہیں نہیں لاکھ بار نہیں۔ مسلمان کا ایمان آپ ہی انہیں سنتے ہی فوراً گواہی دے گا کہ یہ سب

کلمات یقیناً کفر ہیں اور ان کے قائل (بکنے والے) قطعاً (بیشک) کافر ـــــــ مگر صد ہزار افسوس کہ اب وہ اندھیر کا زمانہ آگیا کہ اِن باتوں پر حکمِ کفر لگانے میں دلائل قائم کرنے فتاوے تیار کرنے کی حاجت ہے اور اس پر بھی اندیشہ لگا ہوا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے اُمتی بننے والے دیکھیے اب بھی مانتے ہیں یا یوہیں سہل و مہمل جانتے ہیں۔ آہ آہ آہ اے اسلام کیا ہوئی تیری عزت ـــ تیرے نام لیووں کی نگاہ سے کدھر گر گئی۔ کیا ہوئی تیری حلاوت ـ تیرے کلمہ پڑھنے والوں کے دلوں سے کدھر تر گئی ـ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ہ ـــــ آہ ایک دن وہ تھا کہ باپ نے کلمۂ گستاخی حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی شان پاک میں بکا حقیقی بیٹا مدینۂ طیبہ کے دروازے پر تلوار لے کر کھڑا ہو گیا کہ او ملعون کیا بکا تھا دروازے میں قدم نہ رکھنے دوں گا جب تک ظاہر نہ کر دوں کہ کون عزیز کون ذلیل ہے اگر حکم آڑے نہ آجائے تو وہ ہونہار بیٹا ناشدنی باپ کو فی النار کر ہی چکا تھا ـ یا اب یہ وقت ہے کہ اسلام کے لباس میں اسلام کے دشمن یوں منہ بھر بھر کر اللہ واحد قہار اور اس کے حبیب مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو سڑی سڑی گالیاں سُناتے لکھ لکھ کر چھاپتے ہیں اور کلمہ گو اُمتی کہلانے والے اُنھیں مولوی مفتی واعظ پیر جی سمجھے جاتے ہیں ـــــ جو غریب مسلمان ہوشیار کریں کہ ارے اے مصطفائی گلّے کی نادان بھیڑو دیکھیو یہ بھیڑیا ہے ارے یہ تمھارے معبود تمھارے رسول کو گالیاں دیتا ہے اُن کی بات نہیں سُنتے ـ اور سُنیں تو کان نہیں دھرتے ــــ اور کان بھی دھریں تو پرواہ نہیں کرتے ـــ نہ اُن دشنامیوں (گستاخی بکنے والے اور ان کی حمایت کرنے والے وہابیوں دیوبندیوں تبلیغیوں مودودیوں) سے میل جول چھوڑیں نہ اُن سے رشتہ علاقہ توڑیں بلکہ اُلٹے ان غریب مسلمانوں پر طعنہ زنی کو تیار ہو جائیں کہ میاں یہ ایسے ہی کافر کہہ دیا کرتے ہیں ان کی مشین میں کفر ہی کے فتوے چھپا کرتے ہیں ـ فلانا ہمارا سگا بھائی یا ایسا معظم اتنا دوست ہے اُسے کیسے چھوڑ دیں ـ فلانا ہمارا اُستاد یا ایسا محدث اتنا مولوی ہے اُس سے کیونکر علاقہ توڑ دیں ـــ اے وائے نا انصافی ان کی محبت ان کی

عظمت تو یاد رہی اور اللہ رب العرش العظیم اور پیارے حبیب رؤف رحیم جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت عظمت سب دل سے بہی ــــ ارے یہ بھی تو دیکھا ہوتا کہ اِن کی محبت کا کس محبوب کی محبت سے مقابلہ ہے ان کی عظمت کا کس عظیم جلیل کی عظمت سے معارضہ ہے ع ببیں کہ از کہ بریدی وباکہ پیوستی ــــ بِئۡسَ لِلظّٰلِمِیۡنَ بَدَلًا ؕ اُف اُف ظالمو نے کیا بُرا مبادلہ کیا کہ خدا و مصطفےٰ کو چھوڑ کر استاد و پدر یا این و آں کو پکڑا ــــ اے اپنی جان پر ظالمو! اے بھولے نادان مجرمو! کچھ خبر بھی ہے ــــ؟ ارے وہ اللہ واحد قہار ہے جس نے تمھیں پیدا کیا جس نے تمھیں آنکھ کان دل ہاتھ پاؤں لاکھوں نعمتیں دیں جس کی طرف تمھیں پھر کر جانا اور ایک اکیلے تنہا بے یار و یاور بے وکیل اُس کے دربار میں کھڑے ہو کر روبکاری ہونا ہے اُس کی عظمت اُس کی محبت ایسی ہلکی ٹھہری کہ فلاں و فلاں کو اُس پر ترجیح دے لی۔ ارے اُس کی عظمت تو اُس کی عظمت ــ اُس کے احسان تو اُس کے احسان ــــ اُس کے پیارے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کے احسانات اگر یاد کرو تو واللہ العظیم باپ استاد پیر آقا حاکم بادشاہ وغیرہ وغیرہ تمام جہان کے احسان جمع ہو کر اُن کے احسانوں کے کروڑویں حصے کو نہ پہونچ سکیں ارے وہ وہ ہیں کہ پیدا ہوتے ہی اپنے رب کی وحدانیت اپنی رسالت کی شہادت ادا فرما کر سب میں پہلی جو یاد آئی وہ تمھاری ہی یاد تھی ــــ دیکھو وہ آمنہ خاتون کی آنکھوں کا نور ــ نہیں نہیں وہ اللہ رب العرش کے عرش کا تارا اَللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ کا نور ــ شکم پاک مادر سے جدا ہوتے ہی سجدے میں گرا ہے اور نرم نازک حزیں آواز سے کہہ رہا ہے رَبِّ اُمَّتِیۡ اُمَّتِیۡ اے میرے رب ــ میری امت ۔میری امت ــ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ــــ

کیا کبھی کسی کے باپ استاد پیر آقا حاکم بادشاہ نے بیٹے شاگرد مرید غلام نوکر رعیت کا ایسا خیال کیا ــ ایسا درد رکھا ہے ــ حاشَ للہ ارے وہ وہ ہیں کہ اُس پیارے حبیب رؤف رحیم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کو جب قبر انور میں اُتارا ہے لبہائے مبارک جنبش میں ہیں فضل یا قثم بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہم نے کان لگا کر سُنا ہے آہستہ عرض

کر رہے ہیں رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ اے میرے رب میری اُمت۔ میری اُمت۔ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ——— سبحٰن اللہ پیدا ہوئے تو تمہاری یاد۔ دنیا سے تشریف لے گیے تو تمہاری یاد۔ کیا کبھی کسی کے باپ استاد پیر آقا حاکم بادشاہ نے بیٹے شاگرد مرید غلام نوکر، رعیت کا ایسا خیال کیا ایسا درد رکھا ہے۔ استغفر اللہ ارے وہ وہ ہیں کہ تم چادر تان کر شام سے خراٹے لیتے صبح کی خبر لاتے ہو تمہارے درد ہو کرب ہو بے چینی ہو کروٹیں بدل رہے ہو۔ ماں باپ بھائی بیٹا بی بی اقربا دوست آشنا دو چار راتیں کچھ جاگے سوئے آخر تھک کر جا پڑے اور جو نہ اُٹھے وہ بیٹھے بیٹھے اونگھ رہے ہیں نیند کے جھونکے آرہے ہیں اور وہ پیارا بے گناہ بے خطا ہے کہ تمہارے لیے راتوں جاگا کیا۔ تم سوتے ہو اور وہ زار زار رو رہا ہے روتے روتے صبح کر دی ہے کہ رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ اے میرے رَبّ میری اُمت۔ میری اُمت ——— کیا کبھی کسی کے باپ استاد پیر آقا حاکم بادشاہ نے بیٹے شاگرد مرید غلام نوکر رعیت کا ایسا خیال کیا ایسا درد رکھا ہے ——— حاشَ لِلّٰہ ارے ہاں ہاں درد بیماری مرض یا مصیبت میں ماں باپ کی محبت کیا جانچنا کہ ان میں نہ تمہاری خطا نہ ماں باپ پر جفا۔ یوں آزماؤ کہ ماں باپ بے شمار نعمتوں سے تمہیں نوازیں اور تم نعمت کے بدلے سرکشی کرو نافرمانی ٹھانو سو سو کہیں اور ایک نہ مانو ماں سے بُرے، باپ سے بُرے، رات دن بُرے، ہر وقت بُرے، دیکھو تو ماں باپ کہاں تک تمہیں کلیجے سے لگاتے ہیں مگر وہ پیارا وہ مجسّم رحمت وہ نعمتوں والا وہ ہمہ تن رافت ہے کہ تمہاری لاکھ لاکھ نافرمانیاں دیکھے کرور کرور گنہگاریاں پائے اس پر بھی تمہاری محبت سے باز نہ آئے دلتنگ نہ ہو ترک نہ فرمائے ——— سنو تو وہ کیا فرما رہا ہے دیکھو تم گود میں لیے نکلے پڑتے ہو اور وہ فرماتا ہے ھَلُمَّ اِلَیَّ ھَلُمَّ اِلَیَّ ارے میری طرف آؤ ارے میری طرف آؤ ——— مجھے چھوڑ کر کہاں جاتے ہو۔ دیکھو وہ فرماتا ہے تم پروانے کی طرح آگ پر گرے پڑتے ہو اور میں تمہارا بندِ کمر پکڑے روک رہا ہوں ——— کیا کبھی کسی کے باپ استاد پیر آقا حاکم بادشاہ نے بیٹے شاگرد مرید غلام نوکر رعیت کا

ایسا خیال کیا ایسا درد رکھا ہے۔ استغفراللہ ارے دنیا کی ساعت تیرے آنکھ بند کیے سویرا ہے قیامت بہت جلد آنے والی ہے۔ جانتا ہے قیامت کیا ہے یَوۡمَ یَفِرُّ الۡمَرۡءُ مِنۡ اَخِیۡهِ ۙ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِیۡهِ ۙ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ بَنِیۡهِ ؕ لِکُلِّ امۡرِیًٴ مِّنۡهُمۡ یَوۡمَئِذٍ شَاۡنٌ یُّغۡنِیۡهِ ؕ جس دن بھاگے گا آدمی اپنے بھائی ماں باپ جورو بیٹوں سب سے۔ ہر ایک اُس دن اپنے ہی حال میں غلطاں پیچاں ہوگا کہ دوسرے کا خیال بھی نہ لاسکے گا اُس دن جانیں کہ فلاں یا فلاں تیرے کام آسکیں حاش للہ واللہ العظیم اُس دن وہی پیارا حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کام آئے گا اُس کے سوا باقی انبیاء و مرسلین علیہم الصلاۃ و التسلیم کو تو مجال عرض ہوگی نہیں ــــ سب نفسی نفسی فرمائیں گے پھر اور کسی کی کیا حقیقت ہے ہاں وہ پیارا وہ بیکسوں کا سہارا۔ وہ بے یاروں کا یارا۔ وہ شفاعت کی آنکھ کا تارا۔ وہ محبوب محشر آرا۔ وہ رؤف رحیم ہمارا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمائے گا اَنَا لَهَا اَنَا لَهَا میں ہوں شفاعت کے لیے۔ میں ہوں شفاعت کے لیے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پھر یہ بھی نظر کرنا ہے کہ سنکھوں کی گنتی میں ازدحام۔ ہزاروں منزل کے فاصلوں میں مقام۔ لاکھوں حساب کے لیے حاضر کیے گیے۔ میزانِ عدل لائی گئی۔ نامۂ اعمال پیش ہوئے ــــ لاکھوں کو صراط پر چلنے لے گیے جو بالائے جہنم نصب ہے تلوار سے زیادہ تیز اور بال سے زیادہ باریک اور ہزاروں برس کی راہ۔ نیچے نظر کریں تو کروروں منزل تک کا گھراؤ ــ اور اِس میں وہ قہر آگ شعلہ زن جس میں سے برابر پھول اڑ اڑ کر آرہے ہیں ــــ جانتا ہے وہ پھول کیسے۔ اونچے اونچے محلوں کی برابر گویا آگ کے قلعے ہیں کہ پے درپے چلے آتے ہیں ــــ لاکھوں پیاس سے بیتاب ہیں پچاس ہزار برس کا دن ــ تانبے کی زمین ــــ سروں پر رکھا ہوا آفتاب ــ زبانیں پیاس سے باہر ہیں۔ دل اُبل اُبل کر گلے پر آگئے ہیں ــــ اتنا ازدحام اور اتنے مختلف کام اور اتنے فاصلوں پر مقام اور خبر گیراں صرف ایک وہ محبوب ذی الجلال والاکرام۔ علیہ افضل الصلاۃ والسلام ــــ ابھی میزان پر آئے اعمال تلوائے۔ حسنات کے پلے گراں کرائے۔ ابھی صراط پر کھڑے ہیں غلام گزر رہے ہیں۔ وہ دردناک آواز سے عرض

کر رہے ہیں۔ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ۔ الٰہی بچالے بچالے۔ ابھی حوضِ کوثر پر جلوہ فرما ہیں پیاسوں کو وہ شربتِ جانفزا پلا رہے ہیں گویا تنِ مُردہ میں جانِ رفتہ واپس لا رہے ہیں ــــــ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ حضور میری شفاعت فرمائیں۔ فرمایا میں کرنے والا ہوں۔ عرض کی یا رسول اللہ اُس روز میں حضور کو کہاں تلاش کروں ــــ؟ فرمایا سب میں پہلے صراط پر۔ عرض کی اگر وہاں نہ پاؤں۔ فرمایا میزان پر ــ عرض کی وہاں نہ پاؤں۔ فرمایا حوضِ کوثر پر۔ کہ اِن تین جگہ سے کہیں نہ جاؤں گا ــــ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وبارک وسلم ابداً آمین ــــــ لِلّٰہ انصاف ان کے احسانوں سے جہان میں کسی کے احسان کو کچھ نسبت ہو سکتی ہے ــ؟ پھر کیسا سخت کفران ہے کہ جو اُن کی شان میں بدگوئی کرے تمہارے دل میں اُس کی وقعت، اُس کی محبت، اُس کا لحاظ، اُس کا پاس نام کو بھی باقی رہے ع ببیں کہ از کہ بُریدی و باکہ پیوستی ــــ بِئْسَ لِلظّٰلِمِیْنَ بَدَلًا ۝ الٰہی کلمہ گویوں کو سچا اسلام عطا کر صدقہ اپنے حبیب کریم کی وجاہت کا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔ [۱]

---

[۱] بحوالہ خلاصہ فوائد فتاوی ص۶۷ تا ص۷۲ مطبوعہ مطبع اہلسنت بریلی شریف ۱۳۲۴ھ مع تمہید ایمان

کہاں ہیں عاشقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (۱) جو پہاڑوں کی کھوہ اور سمندروں کی ٹاپو میں منزل عشق تلاش کرنا چاہتے ہیں.................. آئیں اور

اس شہید محبت

سے عشق و محبت کا درس حاصل کریں

حمد اس کے وجہ کریم کو جس نے اپنے اس بندے[۲] کو یہ ہدایت دی یہ استقامت دی کہ وہ نہ ان اعاظم اکابر[۳] کی ان عظیم مدحوں پر اتراتا ہے بلکہ اپنے رب کے حسنِ نعمت کو دیکھتا ہے کہ پاکی تیرے لیے کیسا تو نے اس ناچیز کو ان عظمائے عزیز کی آنکھوں میں معزز فرمایا نہ ان دشنامیوں[۴] اور اِن کے حامیوں کی گالیوں سے جو وہ زبانی دیتے اور اخباروں میں چھاپتے ہیں پریشان ہوتا بلکہ شکر بجالاتا ہے کہ تو نے محض اپنے کرم سے اس نا قابل کو اس قابل کیا کہ یہ تیری عظمت اور تیرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت کی حمایت کرکے گالیاں کھائے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سرکار کے پہرہ دینے والے کتوں میں اس کا چہرہ لکھا جائے ——

—— واللہ العظیم وہ بندۂ خدا بخوشی راضی ہے اگر یہ دشنامی حضرات بھی اس بدلے پر راضی ہوں کہ وہ اللہ و رسول (جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی جناب میں گستاخی سے باز آئیں اور یہ شرط لگائیں کہ روزانہ اس بندۂ خدا کو پچاس ہزار مغلظہ گالیاں سنائیں اور لکھ لکھ کر شائع فرمائیں —— اور اگر اس قدر پر پیٹ نہ بھرے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

۱ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ۲ امام اہلسنت قدس سرہٗ —— ۳ یعنی مکہ مکرمہ و مدینہ طیبہ کے وہ علماء کرام و مفتیان عظام علیہم الرحمۃ والرضوان جن کے سامنے امام اہلسنت قدس سرہٗ کا فتوائے "المعتمد المستند" ۱۳۲۳ھ اور ۱۳۲۴ھ میں جب پیش ہوا تو ان حضرات نے اس کی تائید و تصدیق کرتے ہوئے ۱۳۲۰ھ وہابیوں دیوبندیوں کے کافر و مرتد ہونے کا فتویٰ دیا جو اس وقت سے آج تک برابر شائع ہے۔

۴ یعنی اللہ و رسول (جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی شان میں گستاخی کرنے والے پیشوایانِ وہابیہ دیوبندیہ۔

علیہ وسلم کی گستاخی سے باز رہنا اس شرط پر مشروط رہے کہ اس بندۂ خدا کے ساتھ اس کے باپ دادا اکابر علماء قدست اسرارہم کو بھی گالیاں دیں تو اینہم برعلم ــــــ اے خوشا نصیب اُس کا کہ اُس کی آبرو اُس کے آباء و اجداد کی آبرو بدگویوں کی بدزبانی سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آبرو کے لیے سپر ہو جائے۔

سیدنا حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بدگویانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں ؎

فَاِنَّ اَبِیْ وَوَالِدَہٗ وَعِرْضِیْ لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِّنْکُمْ وِقَآءٌ

یعنی اے بدزبانو میں اس لیے تمھارے مقابل کھڑا ہوا ہوں کہ تم مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بدگوئی سے غافل ہو کر مجھے اور میرے باپ دادا کو گالیاں دینے میں مشغول ہو جاؤ میری اور میرے باپ دادا کی آبرو محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت کو سپر ہو جائے ــــ الٰہی ایسا ہی کر آمین ــــــ یہی وجہ ہے کہ بدگو حضرات اس بندۂ خدا پر کیا کیا طوفان بہتان اس کے ذاتی معاملات میں اٹھاتے ہیں اخباروں اشتہاروں میں طرح طرح کی گرھتوں سے کیا کیا خاکے اڑاتے ہیں مگر وہ اصلاً قطعاً نہ اس طرف التفات کرتا نہ جواب دیتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ جو وقت مجھے اس لیے عطا فرمایا کہ بعونہٖ تعالیٰ عزتِ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حمایت کروں حاشا کہ اسے اپنی ذاتی حمایت میں ضائع ہونے دوں اچھا ہے کہ جتنی دیر مجھے برا کہتے ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بدگوئی سے غافل رہتے ہیں ؎

فَاِنَّ اَبِیْ وَوَالِدَہٗ وَعِرْضِیْ لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مِّنْکُمْ وِقَآءٌ [1]

---

[1] : بحوالہ خلاصہ فوائد فتاویٰ ص ۴۹ تا ص ۵۰ مطبوعہ مطبع اہلسنت بریلی شریف، مع تمہید ایمان۔

پیغام اعلیٰ حضرت

امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ

پیارے بھائیو! تم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑیں ہو بھیڑیئے تمہارے چاروں طرف ہیں یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکادیں تمہیں فتنے میں ڈال دیں تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں ان سے بچو اور دور بھاگو دیوبندی ہوئے، رافضی ہوئے، نیچری ہوئے، قادیانی ہوئے، چکڑالوی ہوئے، غرض کتنے ہی فتنے ہوئے اور ان سب سے نئے گاندھوی ہوئے جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا یہ سب بھیڑیئے ہیں تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں ان کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم، رب العزت جل جلالہ کے نور ہیں حضور سے صحابہ روشن ہوئے، ان سے تابعین روشن ہوئے، تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے، ان سے ائمہ مجتہدین روشن ہوئے، ان سے ہم روشن ہوئے اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لے لو ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو وہ نور یہ ہے کہ اللہ و رسول کی سچی محبت ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت جس سے خدا اور رسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ جس کو بارگاہِ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو، اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔

(وصایا شریف ص ۱۳ از مولانا حسنین رضا)